ہفت روزہ

ازالۃ الدین عن اللّٰہ ملۃ الاسلام

خدام الدین

لاہور

16/25

پاکستان میں حفاظتِ اسلام کا علمبردار

جاری کردہ
بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب
قدس سرہ

قیمت ۴۰ پیسے

یکے از مطبوعات جمعیۃ علماء اسلام پاکستان لاہور

ANWAR

مُسلم کی دُعا

(قاضی عبد الحفیظ اطہرؔ اعظمی)

الٰہی پھر وہی ساقی وہی مے خانہ ہو جائے
حجازی وادیوں میں شورشِ مستانہ ہو جائے

شبستانِ جہاں توحید کا کاشانہ ہو جائے
ہر اک فردِ بشر اسلام کا پروانہ ہو جائے

الٰہی پھر پتنگوں میں امنگ و سوز پیدا کر
الٰہی پھر رُخِ اسلام پر دنیا کو شیدا کر

خدایا پھر زمانہ کی ہوا اک دم پلٹ جائے
خدایا تختۂ باطل جہاں سے پھر الٹ جائے

حجابِ نیند غفلت پھر مسلمانوں سے کٹ جائے
بلا کا رشتۂ باطل دلِ مسلم سے کٹ جائے

الٰہی قطرۂ نیساں صدف میں پھر دمک اُٹھے
الٰہی گوہرِ ایماں سے پھر دنیا چمک اُٹھے

دلِ مسلم کو پھر تو جوشِ ایمانی سے تڑپا دے
حرارت وہ عطا کر جو پہاڑوں کو بھی پگھلا دے

ذرا اک بار پھر اسلام کے شیروں کو بھڑکا دے
ذرا آواز گلہ باں کی پھر گلوں میں پہنچا دے

الٰہی پھر رہِ اسلام میں قربان ہو جائیں
فدا کارِ بلالؓ و بوذرؓ و سلمانؓ ہو جائیں،

خدایا پھر کوئی بوبکرؓ سا انسان پیدا کر
جلالِ حضرتِ فاروقؓ کی سی آن پیدا کر

مسلمانوں میں پھر تو باحیا عثمانؓ پیدا کر
جنابِ حیدرِ کرارؓ سا ذی شان پیدا کر

الٰہی قرنِ اوّل دورِ حاضر کو بنا دے تو
الٰہی خیر و برکت کا زمانہ پھر دکھا دے تو

الٰہی غازیِ اسلام خالدؓ کو اٹھا دے پھر
جنابِ سعدؓ گہری نیند سوتے ہیں جگا دے پھر

جنابِ عمرو بن العاصؓ کو ہم سے ملا دے پھر
کہاں ہیں بو عبیدہؓ اے خدا ان کو دکھا دے پھر

ہمیں اب تختۂ فرعونیت کو پھر الٹنا ہے
ہمیں اطہرؔ بتوں کی سلطنت کو پھر پلٹنا ہے

منقول از ماہنامہ الفرقان بریلی
بابت جمادی الثانی ۱۳۵۰ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سرپرست
مولانا عبیداللہ انور

ہفت روزہ ترجمانِ اسلام لاہور

مدیر
زاہد الراشدی

جلد ۱۶ | جمعہ ۲۷ جمادی الاولیٰ ۱۳۹۳ھ مطابق ۲۹ جون ۱۹۷۳ء قیمت ۴۰ پیسے | شمارہ [illegible]

جمعیۃ علماء اسلام کی تنظیم نو

اور

اس کے تقاضے

قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہٗ نے جمعیۃ علماء اسلام پنجاب کے ضلعی عہدہ داروں کے اجلاس اور بعد ازاں کارکنوں کے اجتماع [illegible] خطاب کرتے ہوئے جمعیۃ کی تنظیم نو کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور بجا طور پر فرمایا کہ آج کے دَور میں دین اسلام کی سربلندی اور معاشرہ کی اصلاح کے لئے کسی سیاسی قوت کا حصول ضروری ہے۔

حضرت مفتی صاحب کا یہ ارشاد بالکل بجا ہے۔ اس لئے کہ آج کی دنیا سیاست کی دنیا ہے اور سیاسی قوت ہی آج دنیا سے اپنی بات منوا سکتی ہے۔ علم، شرافت، تقویٰ اور پرہیزگاری اپنے مقام پر تقرب الٰہی کا ذریعہ اور اسلامی زندگی کا تقاضا ضرور ہے۔ مگر دنیا میں آج نہ علم کی بات چلتی ہے نہ شرافت کی۔ دنیا صرف ایک قوت کو مانتی ہے۔ اور وہ ہے سیاسی قوت۔ اگر علم، شرافت اور بزرگی کی بات ہوتی تو پاکستان کی پہلی دستور ساز اسمبلی میں شیخ الاسلام حضرت علامہ شبیر احمد عثمانیؒ کو اسلامی آئین کے سلسلہ میں مایوسی کا سامنا نہ کرنا پڑتا، ان کی مساعی جمیلہ اگر بار آور نہ ہوئی، تو اس کا واحد سبب یہ تھا کہ ان کی پشت پر سیاسی قوت نہ تھی۔

اور ان [illegible] ہی ہے، جس نے نئے دستور میں جمعیۃ علماء اسلام اور دوسری دینی جماعتوں کے ارکانِ اسمبلی کی پیش کردہ اہم اسلامی ترامیم کو شامل کرایا۔ ورنہ جہاں تک ارباب اقتدار کا تعلق تھا، ان کے نزدیک ان ترامیم کی نہ ضرورت تھی نہ گنجائش۔

صوبہ سرحد میں جمعیۃ علماء اسلام اور نیپ کی مخلوط پارٹی کے قائد کی حیثیت سے قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نے اقتدار سنبھال کر اسلامی اصلاحات کی طرف عملی قدم اٹھاتے ہوئے یہ ثابت کر دیا کہ اگر سیاسی قوت نیک لوگوں کے ہاتھوں میں آ جائے تو اصلاح احوال کی طرف قدم بڑھایا جا سکتا ہے۔

اور صدر آزاد کشمیر سردار عبدالقیوم خان نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی قرارداد پر استقامت کا مظاہرہ کر کے اس بات کا عملی ثبوت دیا کہ اگر جرأت مند اور غیور دیندار راہنما نیکی کی کسی بات پر ڈٹ جائیں تو بڑی سے بڑی طاقت بھی ان کی جرأت اور غیرت کا سامنا نہیں کر سکتی۔

ان [illegible] تجربات کی روشنی میں یہ بات ضروری ہے، کہ ہم اپنی صفوں کو از سر نو منظم کریں۔ ماضی کی غلطیوں اور خامیوں کا تدارک کریں اور اپنے تنظیمی ڈھانچہ اور جماعتی کارگذاری کا تنقیدی نقطہ نظر سے جائزہ لیکر آئندہ سیاسی معرکہ آرائی کے لئے اپنے آپ کو تیار کریں۔

جمعیۃ علماء اسلام کی تنظیم نو کا کام مرحلہ وار ہو رہا ہے۔ رکنیت سازی اور ضلعی انتخابات تک کا کام کم و بیش مکمل ہو چکا ہے اور اب صوبائی اور مرکزی انتخابات جلد ہونے والے ہیں اور یہی دراصل تنظیم نو کا فیصلہ کن مرحلہ ہے۔

جمعیۃ کو صحیح معنوں میں ایک فعال، عوامی اور مضبوط جماعت بنانے کے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنے نمائندوں اور راہنماؤں کے چناؤ میں پوری احتیاط اور تدبر سے کام لیں۔ ایسے لوگوں کو آگے لائیں جو سیاسی دنیا میں کارکنوں کی راہنمائی کرتے ہوئے پورے حوصلہ اور جرأت کے ساتھ انہیں لیکر آگے بڑھ سکیں اور کسی بڑی [illegible] قدم ڈگمگا نہ جائیں۔

سیاسی عمل اور تحریکوں میں استقامت حوصلہ اور اصول پرستی ہی سب سے بڑی متاع ہوتی ہے۔ اگرچہ پاکستان میں اقتدار پرستی، مکاری اور بے اصولی کو سیاست کا نام دے دیا گیا ہے مگر جمعیۃ ایک نظریاتی جماعت ہے۔ اس کے عظیم قائدین کا اصولی کردار مسلّم ہے۔ اور یہی اصول پرستی جمعیۃ کا طرۂ امتیاز ہے اس لئے ہمیں اپنی مرکزی قیادت کی معاونت کے لئے ایسے حضرات کو چننا ہوگا، جو حق و صداقت اور دعوت و عزیمت کی راہ میں قائدین جمعیۃ کے دست و بازو بنیں۔

کارکنو! آگے بڑھو اور وقت کی زمام کو اپنے ہاتھ میں لے لو، وقت تمہارا منتظر ہے۔ اگر اس وقت سستی اور بے تدبیری سے کام لیا گیا تو اس کی تلافی عرصہ دراز تک نہیں ہو سکیگی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح فیصلہ کی توفیق دیں

تعلیمی پریس میں چھپا اور مولانا عبیداللہ انور نے شیرانوالہ گیٹ لاہور سے شائع کیا

تمام اضلاع صوبائی مجلس عمومی کے لئے اپنے نمائندوں کی فہرست ۵ جولائی تک ارسال کر دیں

صوبائی انتخاب ۲۲ جولائی کو ملتان میں

جمعیۃ علماء اسلام پنجاب کے ضلعی عہدہ داروں کے اجلاس میں اہم فیصلہ

جمعیۃ علماء اسلام پنجاب کے تمام اضلاع کے امراء نظماء عمومی اور نظماء انتخابات کا ایک مشترکہ اجلاس ۲۴ جون بروز اتوار صبح ساڑھے دس بجے مدرسہ قاسم العلوم اندرون شیرانوالہ گیٹ لاہور میں منعقد ہوا۔ اجلاس کی صدارت قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب دامت برکاتہم نے فرمائی۔

مولانا عبدالمجید صاحب ندیم نے تلاوت کلام پاک سے کاروائی کا آغاز کیا۔ اس کے بعد قائد جمعیۃ حضرت مفتی [illegible] سے خطاب کرتے ہوئے ملکی [illegible] حال، جمعیۃ کی کارگذاری اور تنظیمی امور پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ آپ کے مفصل خطاب کے بعد تمام اضلاع کے امراء اور نظماء انتخابات نے اپنے اپنے ضلع میں تنظیمی کارگذاری کی رپورٹ پیش کی۔

بعد ازاں تنظیمی امور پر کافی غور و خوض اور بحث و تمحیص کے بعد مندرجہ ذیل فیصلے کئے گئے۔

(۱) تمام اضلاع صوبائی مجلس عمومی کے لئے اپنے نمائندوں کی فہرست اور ممبر شپ کی کاپیاں مع فیس ۵ جولائی سے قبل صوبائی دفتر میں واپس بھیج دیں۔

(۲) جمعیۃ علماء اسلام پنجاب کی نو منتخب مجلس عمومی کا اجلاس ۲۲ جولائی کو ملتان میں ہوگا۔ جس میں صوبائی عہدہ داروں کا چناؤ عمل میں لایا جائے گا۔

بعد ازاں مندرجہ ذیل قراردادیں باتفاق رائے منظور کی گئیں۔

[illegible]

حضرت مولانا عبدالواحد صاحب کی صحت یابی، جنگی قیدیوں کی رہائی اور ملکی سلامتی کے لئے خصوصی دعائیں کی گئیں۔

قرارداد ۱

یہ اجلاس حضرت مولانا پیر خورشید احمد صاحب خلیفہ مجاز حضرت شیخ الاسلام مولانا مدنی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا لال حسین صاحب اختر صدر مجلس تحفظ ختم نبوت کی وفات حسرت آیات کو ملک و ملت کے لئے ناقابل تلافی نقصان قرار دیتا ہے۔ اور ان ہر دو حضرات کی دینی اور ملی خدمات کو سراہتا ہے۔ یہ اجلاس دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ یہ اجلاس مرحومین کے پسماندگان سے ہمدردی کا اظہار کرتا ہے اور ان کے لئے صبر جمیل اور اجر جزیل کی دعا کرتا ہے۔

قرارداد ۲

یہ اجلاس مظفر گڑھ میں متحدہ جمہوری محاذ کے جلسہ کے موقع پر ایک ہزار سے زائد پولیس کی نفری ہونے کے باوجود کرایہ کے غنڈوں اور سرکاری پارٹی کے کارکنوں کی وحشیانہ حرکات پر سخت غم و غصہ کا اظہار کرتا ہے۔

آزادانہ خشت باری کر کے جلسہ گاہ کو اپنے کنٹرول میں لے لینا، لاؤڈ اسپیکر وغیرہ پر قبضہ اور آخر میں مکان کو آگ لگانے کی کوشش ملک و ملت کے معاملہ میں سنگدلی کی [illegible] حد تو یہ ہے کہ بعد میں ایک وکیل کے مکان پر کارکنوں سے خطاب کرنے کی جب کوشش کی گئی تو وہاں بھی کرایہ کے غنڈے بسوں کے ذریعہ پہنچ گئے اور انہوں نے انتہائی وحشیانہ طریق سے مکان پر خشت باری کی۔

راولپنڈی، لاہور، ملتان کے شہروں اور گوجرانوالہ وزیر آباد کے اسٹیشنوں پر ہونے والے واقعات کے بعد یہ تازہ واقعہ بربریت کی شرمناک مثال ہے۔

حکومت کو چاہیئے کہ وہ اس قسم کے حربوں سے باز آکر ملک میں امن کی فضا پیدا کرے ورنہ یہ آگ پورے ملک کو اپنی لپیٹ میں لے لیگی۔ جس کا نتیجہ سوائے تباہی کے اور کچھ نہ ہوگا۔

قرارداد ۳

یہ اجلاس بلوچستان میں فوجی کاروائی کی مذمت کرتا ہے۔ اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ بلوچستان [illegible] فوجوں کو فوری طور پر واپس بلایا جائے اور مختلف ممالک کی کنفیڈریشن کے علمبردار اکبر بگٹی کو فوری طور پر گورنری سے علیحدہ کر کے کسی محب وطن اور غیر جانبدار آدمی کو گورنر مقرر کیا جائے۔

نیز اقلیتی پارٹی کے بجائے وہاں کے عوام کی منتخب اکثریت جو جمعیۃ علمائے اسلام اور نیشنل عوامی پارٹی پر مشتمل ہے کی حکومت بحال کی جائے۔

افواج پاکستان ملکی سرحدات کے تحفظ کے لئے ہیں نہ کہ عوام کو کچلنے کے لئے۔ سیاسی اغراض کے لئے فوجوں کا استعمال جہاں فوج کے بارہ میں عوام میں بے اعتمادی اور بددلی پیدا کرتا ہے۔ وہاں خود فوجیوں کے دل میں اقتدار کی ہوس پیدا کرتا ہے۔ فوجی سیاست کے نتائج جس ہیبت ناک شکل میں سامنے آئے ہیں وہ کسی سے مخفی نہیں۔ سیاسی مسائل کو فوج کے ذریعہ حل کرنے کا نتیجہ ہم مشرقی پاکستان میں دیکھ چکے ہیں۔ اب اس سبق کو بلوچستان میں دوہرانا ملک کے ساتھ انتہائی درجہ کی بے انصافی اور بد دیانتی ہے۔ اس اجلاس کے نزدیک بلوچستان میں فوجی کاروائی چونکہ قطعاً ناجائز ہے۔ اس لئے فوجیوں کو فوراً واپس بلایا جائے

قرارداد ۴

یہ اجلاس ملک میں بڑھتی ہوئی گرانی پر تشویش کا اظہار کرتا ہے۔ اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ملک کے ہر شہری کو ضروریات زندگی سستے داموں مہیا کرنے کا فوری اور معقول انتظام کیا جائے

جس تیزی کے ساتھ اشیاء ضرورت کی قیمتیں بڑھ رہی ہیں۔ اس سے غریب عوام کے لئے انتہائی پریشانی پیدا ہو رہی ہے اور بالخصوص متوسط طبقہ کے لئے عیالداری کے اخراجات برداشت کرنا مشکل ہو رہے ہیں۔

حکومت کو اپنی ذمہ داری محسوس کرتے ہوئے گرانی کا فوری انسداد کرنا چاہیئے اور خلق خدا کو تباہ کن صورت حال سے نجات دلانی چاہیئے۔

قرارداد ۵

یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ جنگ کے متاثرہ علاقہ شکر گڑھ میں جو روپیہ تقسیم ہوا ہے۔ اس میں جعلی کلیم اور دیگر دھاندلیوں کے بارے میں تحقیقات کرائی جائے۔

کیونکہ یہ اطلاع ملی ہے کہ افسران متعلقہ رشوت لے کر جعلی کلیم منظور کر لیتے ہیں اور اصل حقداروں کو نظر انداز کر دیتے ہیں

[illegible] اضلاع سے مندرجہ ذیل حضرات نے شرکت کی :۔

ضلع لاہور:۔ جناب عبدالحمید بٹ۔ مرزا غلام نبی جانباز میاں محمد حنیف۔ عبدالسبحان۔ مولانا محمد ابراہیم۔

ضلع شیخوپورہ:۔ مولانا عبداللطیف انور۔ ڈاکٹر عبدالحق تارڑ۔ مولانا محمد یعقوب ربانی۔

ضلع سیالکوٹ:۔ مولانا بشیر احمد پسروری۔ مولانا حافظ عبدالرحمن۔ مولانا فیروز خاں

ضلع گوجرانوالہ:۔ مولانا احمد سعید۔ قاری محمد یوسف عثمانی۔ مولانا محمد اسحاق کھٹانہ۔

ضلع سرگودھا:۔ مولانا مولا بخش۔ مولانا جلال الدین، مولانا محمد صادق۔ مولانا حکیم شریف الدین۔

ضلع میانوالی:۔ مولانا محمد رمضان، مولانا محمد عبداللہ

(باقی صـ ۱۳ پر)

حالات و واقعات

لالہ لاہوتی

★ —— ذرائع ابلاغ پر سرکاری پارٹی کا قبضہ

★ —— بلوچستان میں جمہوریت کا خون

★ —— چوری اور سینہ زوری

★ —— بلوچستان اسمبلی میں بجٹ کیسے پیش ہو گا؟

ذرائع ابلاغ پر سرکاری پارٹی کا قبضہ

دنیا میں جتنے ممالک بھی صحت مند جمہوری اقدار پر یقین رکھتے ہیں۔ جنہوں نے جمہوری اصولوں کو اپنے ملک و ملت کے لیئے راہنما بنایا ہوا ہے۔ اور جو اپنے ہاں جمہوری عمل کو فروغ دے رہے ہیں۔ ان میں تمام ذرائع ابلاغ پوری قوم کی ملکیت ہیں اور ان پر ملک کی مختلف الخیال پارٹیوں کا یکساں حق تسلیم کیا گیا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ ایسے ممالک میں ہر جماعت کا موقف عوام تک صحیح طریقہ سے پہنچ جاتا ہے۔ اور عوام تمام جماعتوں کے پروگراموں اور خیالات کا بنظر غائر مطالعہ کرنے کے بعد جس کو ملکی استحکام، قومی فلاح و بہبود اور ملی وجود کے لئے بہتر سمجھتے ہیں۔ اس کا اظہار انتخابات یا جلسے جلوسوں میں کر دیتے ہیں۔

لیکن ہمارے ملک کی یہ کیسی ستم ظریفی ہے کہ حکمران پارٹی نہ صرف یہ کہ قومی ذرائع ابلاغ پر اکیلی دھرنا مارے بیٹھی ملکی وسائل سے کہیں بڑھ کر عوام سے حسب عادت جھوٹے وعدے کر کے انہیں شیشے کے گلاس میں اتار رہی ہے بلکہ اپوزیشن کے اس جمہوری حق کو غصب کرنے کے ساتھ ساتھ اس کے خلاف مسلسل زہر اگل رہی ہے اور یک طرفہ غلط تاثر دے کر عوام اور دنیا کو گمراہ کرنے کے لئے ہیر ہاتھ مار رہی ہے۔ اس کی واضح مثال یہ ہے کہ ریڈیو سے بن مالنس کے مرنے کی خبر تو نشر ہو جاتی ہے۔ لیکن مولانا لال حسین اختر اور پیر خورشید ؒ ایسی ملک گیر شخصیتوں کے انتقال کی خبر ریڈیو سے نشر نہیں ہوتی کہ جن کے بے شمار عقیدت مند ملک کے طول و عرض میں پھیلے ہوئے ہیں۔ یہی حال متحدہ جمہوری محاذ کے زعما کے بھٹو صاحب کے قصر آمریت کو ہلا دینے والے بیانات کا ہوا۔ لیکن اس کے باوجود بھی حکمران پارٹی بڑی شوخ چشمی اور ڈھٹائی سے یہ کہہ رہی ہے کہ ملک میں بڑی تیزی سے جمہوری عمل جاری ہے۔

بلوچستان میں جمہوریت کا خون

کیونکہ تشدد سے مسائل حل ہونے کے بجائے مزید الجھ جایا کرتے ہیں اور اس کا تجربہ ہم مشرقی پاکستان میں کر چکے ہیں کہ جہاں اکثریتی پارٹی کو اس کے جمہوری حق سے محروم کر کے کارروائی کی گئی تھی۔ بعینہ اب یہی صورت بلوچستان میں ہے جبکہ بلوچستان کے ۲۱ ارکان اسمبلی میں نیپ اور جمعیۃ کو ۱۲ ارکان کی حمایت حاصل ہے۔ جس کا اعلان و اظہار وہ مختلف طریقوں سے بارہا کر چکے ہیں۔ اور اب ان ہی بارہ ارکان نے گورنر بگٹی سے کہا کہ اسمبلی کا اجلاس طلب کیا جائے تاکہ ہم جام صاحب آف لسبیلہ کی اقلیتی اور غیر جمہوری حکومت کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک کا فیصلہ کر سکیں۔

لیکن ایسا کرنے سے مسلسل اجتناب کیا جا رہا ہے۔ اور یہ جمہوریت کش اقدام کسی بھی اعتبار سے ملک و قوم کے لئے خوش آئند نہیں ہے۔ اس سے پورے بالخصوص صوبہ سرحد اور بلوچستان کی سیاسی فضا ناخوشگوار ہے۔ ان دونوں صوبوں میں بے اطمینانی اور بے چینی پھیلی ہوئی ہے اور حکومت کا یہ غیر جمہوری قدم بین الاقوامی سطح پر بھی حقارت کی نگاہ سے دیکھا جا رہا ہے۔

وفاقی حکومت کو چاہیئے کہ ملک کو اس مایوس کن اور تکلیف دہ صورت حال سے نکالنے کے لئے بلوچستان میں نیپ اور جمعیۃ کے اکثریتی گروپ کی حکومت بحال کرے۔ تاکہ سیاسی بے چینی کی فضا دور ہو۔ عوام تسلی کی فضا میں سانس لے سکیں۔ اور ملک توڑ جوڑ کی فضا سے نکل کر جمہوری اقدار کے مطابق اپنا سفر طے کرے۔ اور ترقی کی راہ پر گامزن ہو۔ اور اگر حکومت نے اب بھی اس طرف کوئی توجہ نہ کی اور اپنی موجودہ روش کو ترک کر کے بلوچستان کے سیاسی مسائل کا حل سیاسی سطح پر نہ کیا تو یہ نہ تو وفاقی حکومت کے حق میں ہی بہتر ہے اور نہ ہی ملک اب نوجی اپریشنوں کا متحمل ہو سکتا ہے۔

چوری اور سینہ زوری

صوابی کے ضمنی انتخاب میں پیپلز پارٹی اور قیوم لیگ کے مشترکہ امیدوار اور نیپ جمعیۃ کے مشترکہ کینڈیڈیٹ نے حصہ لیا۔ بڑی گہما گہمی رہی۔ پیپلز پارٹی کے سارے کے سارے چھیتے وزیر صوابی کے ہر محلے اور گاؤں میں یوں چھائے ہوئے تھے، جیسے برسات میں مینڈک ..... کاروں کی ریل پیل تھی۔ قیوم خاں کی وزارت داخلہ پوری طرح دخل دے رہی تھی۔ پیپلز پارٹی کی حکومتی دھمکیاں اور پیسے کی ریل پیل خوب کام دکھا رہی تھیں۔ اور نہ جانے کیا کیا حربے استعمال کئے گئے۔ لیکن صوابی کے غیرت مند عوام نے باوجود ان تمام رکاوٹوں کے پھر بھی اپنا فیصلہ نیپ جمعیۃ کے حق میں ہی دیا۔ جبکہ نیپ اور جمعیۃ کے پاس نہ تو حکومتی سطح کا کوئی دبدبہ تھا۔ نہ ان کے پاس وزراء کی کھیپ تھی اور نہ ہی پیسے کی ریل پیل تھی۔

لیکن قیوم لیگ کے سیکرٹری اطلاعات غلام محمد لونڈ خور نے اپنی ہی ہانکی ہے کہ نیپ نے حالیہ ضمنی انتخابات کے دوران مقامی افسروں کے ساتھ ملی بھگت سے بے قاعدگیاں کی ہیں۔

اسے کہتے ہیں چوری اور سینہ زوری۔ یہ اعتراض نیپ اور جمعیۃ کی طرف سے تو معقول اور مناسب معلوم ہوتا ہے کہ وہ کہیں کہ مقامی افسروں پر مرکزی وزرا اور صوبائی وزراء کا دباؤ تھا کہ جس کی وجہ سے ایک تو نیپ اور جمعیۃ کے ووٹروں کو ان کے پولنگ سٹیشنوں تک پہنچنے نہیں دیا گیا۔ اور لائلپور کے ضمنی انتخاب کی طرح دھاندلی کی گئی، لیکن صوابی میں تو زور ہی نیپ اور جمعیۃ کا ہے آخر کہاں تک دھوکہ دہی سے کام چلتا۔ ووٹروں نے حمیت اور غیرت کا ثبوت دیکر قیوم لیگ اور پیپلز پارٹی کے امیدوار کو نیچا دکھا دیا۔

بلوچستان اسمبلی میں بجٹ کیسے پیش ہو گا

وفاقی حکومت نے بلوچستان میں نیپ اور جمعیۃ کی اکثریت کو ختم کر کے سیاسی مقاصد حاصل کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا اور اب تک دھونس دھاندلی سے کام لے رہی ہے۔ لیکن کوئی بات بھی نہیں بن پا رہی ہے۔ آخر تھک ہار کر فوجی کارروائی پر اتر آئی ہے تاکہ اپنے سیاسی مقاصد کی تکمیل کر سکے۔ اسی کے ساتھ ساتھ وفاقی حکومت بلوچستان کے لئے اسمبلی میں بجٹ پیش کرنے کے بارے میں بھی غور و خوض کر رہی ہے کہ کیا کرے۔ چونکہ وہ اجلاس تو اس لئے نہیں بلا رہی ہے کہ اکثریت نیپ اور جمعیۃ کو حاصل ہے اب اس کے پیش نظر تین ہی حربے ہیں۔ ان میں پہلا تو یہ کہ صدر راج نافذ کر دے تاکہ اسمبلی کا اجلاس بلانے کی نوبت ہی نہ آئے۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ نیپ اور جمعیۃ کے ارکان اسمبلی کو جیل کی نذر کر دیا جائے تاکہ اکثریت کی بحث ہی ختم ہو جائے۔

تیسرا یہ کہ عبوری آئین میں ترمیم کر کے گورنر کو اختیار دیا جائے کہ اسمبلی کا اجلاس بلائے بغیر وہ خود ہی بجٹ پیش کر دیں۔ یہ جمہوریت کش اقدام پاکستان ایسے ملک کے اس اہم خطہ میں اٹھائے جا رہے ہیں۔ جہاں بڑی طاقتوں کی للچائی ہوئی نظریں جمی ہوئی ہیں اور جس کی اہمیت کے پیش نظر ان کے منہ میں پانی بھر آیا ہے۔ لیکن بلوچستان کے محب وطن عوام وفاقی حکومت کی دو در رس زیادتیوں کو سہتے ہوئے اس کے ادھر ہم ادھر تم کے "محبوب مشغلے" کو پورا نہیں ہونے دینگے۔

عالم اسلام کے نام

صدائے درد

مولانا رشید احمد ارشد

کالا گوجراں

خدائے بزرگ و برتر کا اپنے آخری جامع اور کامل ترین قرآن میں اعلان ہے۔ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَ اِنَّا لَہٗ لَحَافِظُوْنَ۔

ترجمہ :۔ "بیشک ہم ہی اس قرآن کو نازل کرنے والے ہیں اور ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے"۔ آج اگر مسلمان قرآنی اصول اپنالیں تو کوئی وجہ نہیں کہ قوم مسلم کے اعلان مجاہدانہ اور آوازۂ قلندرانہ میں شجاعت کا وہ عکس جمیل نہ ہو، جو ایوان کفر میں تہلکہ مچادے۔

اللہ کا ارشاد ہے۔ انتم الاعلون ان کنتم مومنین۔ کامل ترین مومن بن جاؤ تمہیں سربلند ہو گے قیصر و کسریٰ کے ایوانوں میں اسلام کے جیالوں نے جو انقلاب بپا کیا۔ وہ قیامت تک زندۂ جاوید رہے گا۔ روم و فارس میں جو ثابت قدمی کے نقوش چھوڑے، وہ تاریخ کے ماتھے کا جھومر بن کر ابھرتے رہیں گے۔ شام و ایران میں فرزندانِ اسلام نے جس فاتحانہ ٹھاٹھ کو باقی چھوڑا۔ اس پر تاریخ جتنا بھی فخر کرے کم ہے۔ صلح حدیبیہ میں جس النسانی رواداری اور اخوت کا مظاہرہ کیا۔ یہی مذہب اسلام کی عظمت و جلالت کو واضح کرنے کے لئے کافی ہے۔ صلح حدیبیہ کے بعد حضرت ابو جندلؓ اور ابو بصیرؓ کا تخت مشق بننا اور در بانوں کو داخل اسلام کرنا کس سے پوشیدہ ہے۔ خلیفہ ثانی سیدنا فاروق اعظمؓ نے زمین پر دُرّہ مار کر عدل کا واسطہ دیا، تو زمین نے حرکت ختم کر دی۔ جنگل میں چند صحابہؓ ڈیرہ ڈالنے لگے اور جنگل کے درندوں کو تاجدارِ مدینہ کی غلامی کا واسطہ دیا تو درندوں نے جنگل خالی کر دیا۔ صلاح الدین ایوبیؒ کون تھا، جس نے بیت المقدس کی عظمت بحال کی ؎

اٹھ صلاح الدین کی عظمت کو پھر سے زندہ کر
منتظر ہے آج بھی اقصیٰ کی ویرانی تیری

طارق ابن زیادؒ نے ساحلِ اندلس پہ کشتیاں جلا کر استقامت و توکل اور جذبہ جہاد کو زندہ کر دیا۔ محمد بن قاسم نے ایک مسلمان عورت کی پکار پر راجاؤں کو تہ تیغ کر کے جب تک اسے ظلم و ستم سے نجات نہ دلوا دی آرام نہ کیا ؎

اک مسلمانوں کی بیٹی پر ہوا تھا جب ستم
کھل گئے تھے ابن قاسم کی شجاعت کے علم
آج لاکھوں بیٹیاں برباد ہیں کشمیر میں
جوش کیوں آتا نہیں مسلم تری شمشیر میں

الحاصل۔ جب تک ہم اسلام کے پیروکار رہے۔ برّ و بحر کی تمام مخلوق پر فرمانروائی و حکومت تھی اور جب مذہب سے جدائی اختیار کی تو سقوط ڈھاکہ، لاکھ جیالوں کا ایک عورت کی قید میں جانا مشرق وسطیٰ میں اسرائیل کے ہاتھوں شکست اور بیت المقدس پر اس کا قبضہ ہماری اسلام سے بے اعتنائی کا نتیجہ ہے۔

ایک تازہ خبر ملاحظہ فرمائیں۔

کیا مسجد کے زیر سایہ جوئے کا اڈہ ہے ؟

"پنجاب کے دارالحکومت کو یہ شرف حاصل ہے کہ اس کی عالمگیری مسجد دنیا کی سب سے بڑی مسجد ہے۔ اس مسجد کے میناروں تلے ۳۴ سال پہلے اسلامیانِ پاکستان کے لئے علیحدہ خاکہ پیش کیا گیا تھا۔ ہم نے اس کی یاد میں ایک بلند و بالا مینار بھی تعمیر کیا ہے۔ اس پر پاکستان کا نصب العین درج ہے۔ اس کے گوشہ میں تیراکی کا تالاب اور سٹیڈیم بھی ہے۔ جہاں نونہالانِ لاہور قوم کے صحت مند افراد بننے کے خیال سے اکثر ورزش کرتے ہیں۔ سکھوں اور اس کے بعد انگریزوں نے اپنے اپنے زمانۂ اقتدار میں عالمگیری مسجد کی فضا کو پراگندہ کرنے کی کوشش کی۔ انہوں نے عہد مغلیہ میں لعل و جواہر کے بازار ہیرا منڈی کو جسم فروشی کے اڈے میں تبدیل کیا۔ لیکن وہاں مسجد کے میناروں کا سایہ نہیں پڑتا۔ بہرکیف مشرق کے شمال، مشرق و مغرب اور شمال کی جانب پورا ماحول پاکیزہ و صحت مند ہے۔ اب ہم اسلامیانِ پاکستان کے نام بیوفائی لے اس علاقہ پر تاریخی و جذباتی وابستگی پر نگاہِ التفات ڈالی ہے اور یہاں بدترین جوئے کا اڈہ قائم کیا ہے۔ جس کا نام لاہور ریس رکھا ہے"۔

(روزنامہ نوائے وقت راولپنڈی ۲۱ مئی ۷۳ء)

اے ارباب حکومت! ہم تو اس پوزیشن میں نہیں کہ اسے ختم کریں، لیکن آپ کو تو اللہ نے یہ قوت عطا فرمائی ہوئی ہے۔ اگر ادھر مسلمانوں نے اپنے مذہب کے عظیم ترین قلعے کا یہ حشر کیا تو ادھر بھارتی آکاش وانی کی شہہ پر مقبوضہ کشمیر میں کٹھ پتلی حکومت نے برطانیہ کے ایک بدلگام اور دریدہ دہن مصنف کی "چلڈرنز آف انسائیکلو پیڈیا" کو داخل نصاب کر دیا ہے۔ خدائے لم یزل کا دست قدرت ان کی ناپاک تدبیروں سے زیادہ قوی ہے خود حفاظت فرمائے گا۔

لیکن میرے دیس پاکستان کے عوامی صدر جناب بھٹو!

کیا آپ کا مذہب اسلام اس طرح کی عصمت دری پر اور بانی اسلام کی توہین پر ماتم کناں رہے گا یا آپ اس کی عظمت و جلالت کو باقی رکھنے کے لئے منصب صدارت کو صدقہ چڑھانا پڑے تو چڑھاؤ گے۔ کیا آپ میری اس ضعیف و نحیف آواز کو صدائے دل اور آہ دودِ دل سمجھ کر شافع محشر کی آبرو کی حفاظت کرنے میدان عمل میں آئیں گے؟

اے دنیا کے ۸۰ کروڑ مسلمانو! اٹھو اور اسلام پر طاغوتی طاقتوں کے ان حملوں کا مؤثر دفاع کرتے ہوئے سنا دو ؎

ہم حق کے علمبرداروں کا اب بھی ہے نرالا ٹھاٹھ وہی
بادل کی گرج تکبیروں میں بجلی کی تڑپ تلواروں میں

تعارف و تبصرہ

روداد برصغیر

مرتب — شمس القمر قاسمی

ناشر — عزیز پبلی کیشنز ۵۶ میکلوڈ روڈ لاہور

صفحات — ۱۲۸

کتابت و طباعت عمدہ۔ قیمت ۴/۳ روپے

جناب شمس القمر قاسمی نوجوان اہل قلم ہیں اور اچھا لکھتے ہیں۔ ان کی مرتب کتابیں دیکھ کر دل کو بیحد خوشی اور اطمینان ہوتا ہے کہ نئی نسل میں بھی ماضی کو صحیح طور پر سمجھنے والے افراد موجود ہیں جو نہ صرف ماضی کی حقیقتوں سے کما حقہ آگاہ ہیں بلکہ ملت اسلامیہ کے شاندار ماضی پر ڈالے ہوئے سازشیوں کے پردوں کو چاک کر کے نئی نسل کی فکری راہنمائی کی ہمت بھی رکھتے ہیں۔

زیر نظر کتاب بھی اسی مشن کی ایک اہم کڑی ہے۔ جس میں مصنف نے اس جھوٹ اور فریب کے تار و پود بکھیرنے کی کامیاب سعی کی ہے کہ برصغیر میں فرنگی نے تہذیب و تمدن اور ترقی و خوشحالی کے زریں دور کی ابتدا کی۔ مصنف نے دلائل کے ساتھ یہ بات واضح کی ہے کہ فرنگی کی آمد سے قبل برصغیر تہذیبی، ثقافتی، معاشی اور اخلاقی اعتبار سے کہیں زیادہ ترقی یافتہ اور خوشحال تھا۔ فرنگی نے آکر تہذیب و ترقی کے نام پر اقتصادی لوٹ کھسوٹ، تہذیبی غنڈہ گردی اور اخلاق باختگی کو پروان چڑھایا، اور یہ فرنگی کی تعلیمی، تہذیبی، فکری اور معاشی ڈکیتی ہی کا ثمرۂ خبیثہ ہے کہ آج ہم زندگی کے ہر شعبہ میں فکری اور نظریاتی طور پر تلاش اور گم کردہ راہ ہو چکے ہیں۔ اور ہماری یہ کیفیت اس وقت تک نہیں بدل سکتی، جب تک ہم اس اجتماعی فریب کے دائرہ سے نہ نکل آئیں کہ ہمیں فرنگی نے زندگی تہذیب اخلاق اور ترقی کا شعور بخشا۔ یہ دنیا کی تاریخ کا سب سے بڑا جھوٹ ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ اگر شمس القمر صاحب قاسمی اور ان جیسے باشعور نوجوانوں نے اپنی جد و جہد جاری رکھی تو اس فریب کا سحر ٹوٹ کر رہے گا۔ اور وہی دن درحقیقت ہماری آزادی اور خود مختاری کا دن ہو گا۔ ہم قارئین سے یہ استدعا کریں گے کہ "روداد برصغیر" کا ضرور مطالعہ کریں بلکہ تعلیم یافتہ حلقوں میں اسے زیادہ سے زیادہ عام کریں۔ ہمارے نزدیک بلا مبالغہ یہ اس دور کا فکری جہاد ہے۔

(مدیر)

حضرت مولانا لال حسین اختر اور حضرت پیر خورشید احمد کا وصال المناک سانحہ ہے

ملک بھر میں تعزیتی اجلاس اور قرآن خوانی کی مجلسیں منعقد ہوئیں

سکھر

جمعیۃ کے دفتر میں حضرت مولانا لال حسین اختر اور حضرت مولانا پیر خورشید احمدؒ کی وفات پر ایک جلسۂ تعزیتی ہوا، جس میں مولانا عبدالمجید صاحب ممبر مجلس شوریٰ سکھر نے کارکنوں سے خطاب کیا۔ آپ نے فرمایا کہ مولانا لال حسین اختر ایک اچھے عالم تھے اور ہر فن کے ماہر تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو خداداد قابلیت دی تھی۔ آپ نے پوری زندگی ختم نبوت پر صرف کی اور باطل قوتوں اور فتنوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ ابھی مولانا لال حسین اختر کا رنج دلوں میں تھا۔ اور یہ زخم ٹھیک بھی نہ ہونے پایا تھا کہ حضرت مولانا پیر خورشید احمدؒ صاحب کے انتقال کی خبر ملی جس نے تو کمر توڑ دی۔ پیر خورشیدؒ حضرت حسین احمد مدنیؒ کے خلیفہ تھے۔ اور آپ کی عمر تقریباً سو سال سے زیادہ تھی آپ بڑے عالم باعمل تھے۔

—— جمعیۃ طلباء اسلام مدارس اسلامیہ کے یونٹ کے صدر مولانا فیض اللہ صاحب و محمد طاہر شاہ ہاشمی نے مولانا کی وفات پُر ملال پر گہرے رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ مولانا کے انتقال سے عالم اسلام کے مسلمانوں کو عظیم نقصان پہنچا۔ انہوں نے مولانا کی خدمات کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے افسوس سے کہا کہ اس دور پُر فتن میں آپ کی سخت ضرورت تھی۔

حیدر آباد سندھ

مدرسہ عربیہ مفتاح العلوم میں مولانا لال حسین اختر کو ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی کی گئی۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے مولانا عبدالرؤف نے مولانا مرحوم کو زبردست خراج عقیدت پیش کیا۔

جمعیۃ علماء اسلام حیدر آباد کے ناظم اعلیٰ مولانا عبدالحق احقر نے ایک تعزیتی بیان میں کہا کہ مرحوم اسلام کی شمشیر بے نیام تھے۔ کئی زبانیں جانتے تھے۔ اسلام کے مخالف ان کے نام سے گھبراتے تھے۔ فن مناظرہ میں اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے۔ انہوں نے زندگی کا پہلا مناظرہ ۱۳ سال کی عمر میں ایک پادری سے کیا۔ اور مجمع عام میں اس کو شکست فاش دی۔ کئی سالوں تک یورپ میں تبلیغ اسلام کا فریضہ نہایت احسن طریقے سے انجام دیا۔ اور کئی مناظروں میں دشمنوں کو شکستیں دیں اور کئی ہزار غیر مسلم ان کی کوشش سے حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔

اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں بلند مقام عنایت فرمائیں۔

ڈیرہ غازی خاں

جمعیۃ علماء اسلام ڈیرہ غازی خاں کے ممتاز راہنما مولانا غلام محمد صاحب، مولانا عبدالواحد صاحب، حاجی محمد یوسف صاحب آزاد اور مولانا شاہ محمد خان ترابی نے اپنے مشترکہ بیان میں جمعیۃ علماء اسلام ضلع ملتان کے عظیم راہنما سید پیر خورشید احمد اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنما مولانا لال حسین اختر کی وفات پر دلی رنج وغم کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ ان عظیم راہنماؤں کی وفات سے ملک وملت کو سخت نقصان پہنچا ہے۔ جمعیۃ کے رہنماؤں نے عہد کیا ہے کہ وہ ان اکابرینؒ کے مشن کو ہر قیمت اور ہر حالت میں کامیاب بنائیں گے۔

منڈی حاصل پور

(۱) جمعیۃ علماء اسلام منڈی حاصل پور کا یہ اجلاس مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا لال حسین صاحب اختر رحمۃ اللہ علیہ اور پیر طریقت حضرت مولانا پیر خورشید احمد صاحبؒ کی وفات حسرت آیات پر گہرے رنج والم کا اظہار کرتا ہے ان بزرگوں کی عظیم خدمات ملت اسلامیہ پر احسان عظیم ہیں۔ ان کی وفات سے جو خلا پیدا ہوا ہے اس کا پر ہونا محال ہے۔ اللہ تعالیٰ دونوں بزرگوں کو کروٹ کروٹ اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

(۲) یہ اجلاس عظیم طالب علم رہنما جاوید ابراہیم پراچہ اور ان کے ساتھیوں کی گرفتاری کی پرزور مذمت کرتا ہے اور ان کی فوری رہائی کا مطالبہ کرتا ہے۔

مدرسہ قاسم العلوم لاہور

جمعیۃ طلباء اسلام مدرسہ قاسم العلوم لاہور کا ایک ہنگامی اجلاس ہوا۔ جس میں مولانا محمد آزاد و مولانا محمد اشرف مولانا قاری عمر فاروق ضیاء، مولانا عبدالکریم نے خطاب کرتے ہوئے مولانا کو خراج عقیدت پیش کیا۔ مولانا مرحوم تحریک ختم نبوت کے صف اول کے مجاہد تھے۔ انہوں نے اپنی ساری زندگی اسلام کی راہ پر وقف کردی تھی۔ مولانا کی روح کو ایصال ثواب کے لئے فاتحہ خوانی بھی کی گئی۔

علی پور چٹھہ

انجمن اسلامیہ علی پور چٹھہ کے سالانہ جلسہ کے موقع پر مندرجہ ذیل قرارداد منظور کی گئی۔

یہ عظیم اجتماع حضرت مولانا لال حسین صاحب اختر امیر مرکزی مجلس تحفظ ختم نبوت اور حضرت مولانا پیر خورشید صاحب خلیفہ مجاز حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات حسرت آیات پر گہرے رنج وغم کا اظہار کرتا ہے اور ان کی دینی و ملی خدمات کو قدر کی نگاہوں سے دیکھتا ہے۔ ان کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کرتا ہے اور ان کے پسماندگان سے اظہار ہمدردی کرتے ہوئے ان کے لئے صبر جمیل کی دعا کرتا ہے۔

بوریوالہ

جمعیۃ علماء اسلام بوریوالہ کے ماہانہ اجلاس میں مولانا لال حسین صاحب اختر امیر مجلس تحفظ ختم نبوت کی وفات پر شدید رنج والم کا اظہار کیا گیا اور مولانا کی وفات کو عالم اسلام کے لئے عظیم سانحہ اور نقصان قرار دیا گیا۔ مولانا ایک بلند پایہ عالم دین ہونے کے ساتھ ساتھ محقق مناظر بھی تھے اور تمام زندگی اسلام کی نشرواشاعت کے لئے وقف کر رکھی تھی، اور اسی جدوجہد میں اندرون ملک اور بیرون ملک ایک تنظیم کے تحت عوام کو باطل سے آگاہ کرتے رہے۔

اجلاس میں حضرت پیر خورشید احمد صاحب رحمہ اللہ جو اکابر علماء جمعیۃ علماء اسلام سے تھے کی وفات پر بھی افسوس کا اظہار کیا گیا۔ مولانا نے بھی اپنی تمام زندگی علم دین کی اشاعت کے لئے وقف کر رکھی تھی۔ آپ نے ہمیشہ علماء کا ساتھ دیا اور ان کے پروگرام کو آگے بڑھانے کے لئے پیش پیش رہے اسی جذبہ کا نتیجہ تھا کہ پیرانہ سالی کے باوجود جمعیۃ علماء اسلام کے پلیٹ فارم سے جدوجہد جاری رکھی۔ اور اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے جمعیۃ علماء اسلام کے ٹکٹ پر قومی اسمبلی کے الیکشن میں حصہ لیا۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں بزرگ علماء پر اپنی ہزاروں رحمتیں نازل فرمائے اور امت کو ان کا بدل عطا فرمائے۔

لورالائی

جمعیۃ علماء اسلام ضلع لورالائی کی مجلس عاملہ مولانا لال حسین اختر صاحب کی وفات پر گہرے رنج کا اظہار کرتی ہے اور خدا سے دعا کرتی ہے کہ ان کو جوار رحمت میں جگہ دیں اور عالم اسلام کو ان کا نعم البدل عطا فرمائے۔

مجلس عاملہ کا اجلاس آزاد کشمیر اسمبلی میں مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکاروں کو اتفاق رائے سے غیر مسلم اقلیت قرار دینے پر دلی مسرت کا اظہار کرتا ہے۔ اور پاکستان کی قومی اسمبلی سے بھی اپیل کرتا ہے کہ وہ بھی ایسی ہی مثال قائم کرے۔ جیسا کہ مسلمانوں کی نمائندہ اسمبلی آزاد کشمیر نے کی ہے اور اس طرح اپنے ملی و مذہبی فرض سے سبکدوش ہو۔

یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ جرائم اور ارتداد کے لئے اسلامی سزائیں رائج کی جائیں اور کسی کلیدی آسامی پر خصوصاً سربراہان مسلح افواج کے عہدے پر قادیانیوں کو نامزد نہ کیا جائے۔

حلقہ فاروق گنج لاہور کا انتخاب

امیر حاجی عبدالکریم۔ نائب امیر حضرت مولانا محمد شہباز خاں ناظم عمومی جناب عبدالوحید صاحب۔ ناظم جناب محمد الیاس صاحب قریشی بی اے آنرز۔ خازن جناب ذوالقرنین صاحب سیکرٹری نشرواشاعت فیاض الرحمٰن۔

قادیانی اسرائیل میں اپنے مراکز کے ذریعہ ع

بجٹ میں اسلامی تعلیم و تحقیق، اصلاح معاشرہ اور بیرون ملک

جمعیۃ کے راہنماؤں کو و

قومی اسمبلی میں مولانا عبدالح

تحریک التواء ۱ مولانا عبدالحکیم صاحب

مرزائیوں کی خفیہ سازشوں کو طشت از بام کرنے کی غرض سے قومی اسمبلی میں مولانا عبدالحکیم صاحب نے تحریک التواء کا نوٹس دیا تھا، جس پر ۸، جون کو بحث ہوئی۔ مولانا عبدالحکیم صاحب کا موقف یہ تھا کہ خدام احمدیہ اور دوسرے ناموں سے ایسی خفیہ تنظیمیں مرزائیوں نے بنا رکھی ہیں، جس کے ذریعہ سے وہ ملک میں حکومت کے لئے پریشانی پیدا کر رہے ہیں۔

مولانا عبدالحکیم صاحب نے ایوان کو بتایا کہ ۲۷ مئی کو ربوہ میں مرزائیوں کی مجلس شوریٰ کا خفیہ اجلاس ہوا، جس کے ایجنڈے میں علاوہ اور بہت ساری باتوں کے یہ بات بھی زیر بحث آئی کہ مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی کارروائیوں کو سختی سے روکا جائے اور اس کے لئے خدام احمدیہ فرقان فورس وغیرہ نیم فوجی تنظیموں کے جوانوں کو حرکت میں لایا جائے۔ مولانا عبدالحکیم صاحب نے اپنی تقریر میں کہا کہ صدر مملکت ذوالفقار علی بھٹو صاحب نے اسرائیلی سازش کا ذکر اپنے انٹرویو میں کیا ہے۔ جمہوریہ عرب شام کے ایک اخبار نے بھی قادیانیت کے تل ابیب اور حیفا اسرائیل میں دفاتر کے قیام پر اظہار تشویش کرتے ہوئے لکھا ہے کہ قادیانی اسرائیل میں اپنے مراکز کے ذریعہ عالم اسلام اور خصوصاً عرب حکومتوں کے خلاف سازش کرتے ہیں۔ پاکستان چونکہ عرب موقف کی حمایت کرتا ہے قدرتی بات ہے کہ اسرائیل کے زیر سایہ چلنے والے دفاتر پاکستان کے خلاف اسرائیل کے مفاد میں کام کریں گے۔

اس سلسلہ میں مولانا عبدالحکیم صاحب نے اسپیکر سے مہلت مانگی تاکہ اخبارات کا پورا ریکارڈ پیش کیا جا سکے۔ انہوں نے اپنے موقف کی تائید میں ہفت روزہ لولاک لائلپور، ہفت روزہ چٹان لاہور، ہفت روزہ لیس و نہار روزنامہ جھنگ۔ ہفت روزہ ترجمان اسلام۔ مرزائیوں کے آرگن ہفت روزہ الفضل ربوہ کی فائلیں پیش کرنی چاہیں مگر وزیر داخلہ اور وزیر قانون دونوں نے مداخلت کی۔ وزیر داخلہ عبدالقیوم خان نے اسپیکر چوہدری فضل الٰہی صاحب کو بتایا کہ میں نے چیف سیکرٹری حکومت پنجاب سے معلومات کرائی ہیں۔ انہوں نے اس قسم کے وجود سے انکار کیا ہے اس پر تحریک التواء کے محرک مولانا عبدالحکیم صاحب نے وزیر داخلہ کو جواب دیتے ہوئے کہا کہ آپ کو غلط جوابات فراہم کئے جاتے ہیں۔ اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ اسی ایوان میں معزز ایوان کے سوالات کے ساٹھ فیصدی جوابات وزراء حضرات کو غلط فراہم کئے جاتے ہیں۔ جبکہ اس ہاؤس کے ممبران نے ان غلط جوابات کی فراہمی پر احتجاج بھی کیا ہے۔

مولانا عبدالحکیم صاحب نے کہا کہ میں وزیر داخلہ کو یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ اخبارات اور رسالوں میں اس بات کا ثبوت ملتا ہے کہ آپ بھی مرزائی سازش کی زد میں ہیں۔ اور آپ کا بھی نام لیا جا رہا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس مسئلہ پر کھل کر بحث ہو جائے کہ ایک تو یہ ملک کی سلامتی کا سوال ہے۔ دوسرے اس میں صدر پاکستان کی عزت اور وقار کا مسئلہ ہے۔ اور تیسرے یہ کہ وزیر داخلہ صاحب پر بھی یہ الزام ہے کہ مرزائیوں کے آلۂ کار بنتے ہیں، بحث ہو جائے تاکہ یہ اپنی پوزیشن صاف کرنے کے علاوہ حکومت ملکی سلامتی کے خلاف ہونیوالی سازش کے بارے میں اپنی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہو سکے کافی دیر تک بحث و تمحیص کے بعد سپیکر چوہدری فضل الٰہی نے اس تحریک کو خلاف ضابطہ قرار دے کر مسترد کر دیا۔

تحریک التواء ۲

جمعیۃ علماء اسلام کے لیڈر ڈاکٹر فدا حسین پشاور اور شیخ عزیز الرحمن مدیر ہفت روزہ الحمود ڈیرہ اسمٰعیل خاں کی گرفتاریوں کے خلاف آج قومی اسمبلی میں مولانا عبدالحکیم صاحب نے تحریک التواء پیش کی۔ کافی دیر تک اس تحریک پر بحث و تمحیص کے بعد اس کو صوبائی مسئلہ قرار دے کر اسپیکر نے تحریک مسترد کر دی۔

مولانا عبدالحکیم صاحب کا موقف یہ تھا کہ جمعیۃ علماء اسلام کے ہر دو لیڈروں کو وفاقی وزیر داخلہ عبدالقیوم خاں کے کہنے سے گرفتار کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ صوبہ سرحد کی موجودہ کٹھ پتلی حکومت عبدالقیوم خاں نے بنا لی ہے اور وزیر داخلہ کے اشاروں پر چل رہی ہے۔ وزیر داخلہ کا ہمیشہ یہی طریقہ رہا ہے کہ یہ تعمیری تنقید بھی نہیں برداشت کرتے اور یہ اپنے مخالفین سے سخت انتقام لیتے ہیں۔ سابقہ تجربہ یہ بتاتا ہے کہ ان کی مداخلت برابر کی جا رہی ہے اس وقت سردار عنایت اللہ گنڈاپور اور گورنر سرحد اسلم خٹک جو دھونس دکھا رہے ہیں اور ڈرانے دھمکانے کے بیانات دیتے ہیں۔ وہ وزیر داخلہ کی شہ پر اس طرح کر رہے ہیں۔ ڈاکٹر فدا حسین جمعہ کے موقعہ پر اپنے صوبے کے عوام کی بہتری کے لئے عوامی مسائل پر روشنی ڈالتے اور شیخ عزیز الرحمن اپنے ہفت روزہ الحمود میں تعمیری تنقید کرتے ہیں۔ جس کو نہ برداشت کرتے ہوئے انہیں گرفتار کر لیا گیا ہے۔

عبدالقیوم خاں وزیر داخلہ نے مداخلت کرتے ہوئے سپیکر کو بتایا کہ ان گرفتاریوں سے میرا کوئی تعلق نہیں۔ یہ صوبائی حکومت کا مسئلہ ہے۔ سپیکر صاحب نے یہ تحریک التواء بھی نامنظور کر دی۔

تحریک التواء ۳

بے حیائی اور فحاشی کے کھلم کھلا پرچار کے خلاف مولانا عبدالحکیم صاحب کی تیسری تحریک پیش ہوئی۔ جس میں واپڈا آڈیٹوریم کے ڈرامے کے خلاف اخبار مشرق اور اخبار شہاب نے احتجاج کیا تھا۔

مولانا عبدالحکیم صاحب کی تقریر کے بعد وزیر اطلاعات و نشریات، مولانا کوثر نیازی صاحب نے یقین دلایا ہے کہ اخبارات میں آنے کے بعد اس کی انکوائری شروع کرا دی ہے۔ اور جو لوگ ملزم پائے جائیں گے۔ ان کو سزا دی جائے گی۔

بجٹ پر مولانا عبدالحکیم کی تقریر

قومی اسمبلی میں قومی بجٹ پر تقریر کرتے ہوئے مولانا عبدالحکیم صاحب نے کہا کہ بعض ممبران موجودہ بجٹ پر ایک، دوسرے سے بڑھ چڑھ کر وزیر خزانہ کو مبارکباد دیتے ہیں۔ مجھے تو کوئی ایسی بات نظر نہیں آئی کہ جس پر میں مبارکباد دے سکوں۔ آپ نے کہا کہ پاکستان کے اس بجٹ میں اسلامی عربی تعلیم کے فروغ اسلام کی اشاعت اور اس کے تحفظ کے لئے کوئی رقم نہیں رکھی گئی۔ حالانکہ اس ملک کی بنیاد اسلامی اقدار کا احیاء ہے آپ نے بجٹ پر تقریر جاری رکھتے ہوئے یہ سوال اٹھایا کہ بیرون پاکستان اسلام کی اشاعت کے نام سے گورنمنٹ کتنی گرانٹ دیتی ہے اور کس کو دیتی ہے۔ اس بجٹ سے اس بات کا کوئی پتہ نہیں چل رہا۔ پاکستان کے مسلم عوام

...لمِ اسلام اور خصوصاً عرب حکومتوں کے خلاف سازشیں کرتے ہیں (مولانا عبدالحکیم)

...سلام کی تبلیغ و اشاعت کے لئے کوئی رقم مختص نہیں کی گئی (مولانا عبدالحق)

...زیر داخلہ کے کہنے پر گرفتار کیا گیا ہے

...کیم اور مولانا عبدالحق کی ولولہ انگیز تقاریر

یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ قادیانی گروہ کو سالانہ کتنے زرمبادلہ کی سہولت دی جاتی ہے اور گرانٹ کتنی ملتی ہے۔ یہودیوں کے مرکز تل ابیب اور حیفا میں قادیانی مراکز کس طرح قائم ہو گئے جبکہ حکومت پاکستان نے اسرائیل کو تسلیم نہیں کیا کیا یہ تل ابیب اور ربوہ کے ذریعہ سے مرزائیل اور اسرائیل کا گٹھ جوڑ پاکستان اور عالم اسلام کے خلاف جاسوسی کے لئے تو نہیں ہو رہا۔ آپ نے اس موقعہ پر ہفت روزہ چٹان کا وہ شمارہ پیش کیا۔ جس میں حکومت شام کے عربی اخبار کا عکس چھپا ہوا ہے۔ جس کا خلاصہ یہ تھا کہ عرب ممالک اسرائیل میں مرزائیوں کے دفاتر کو جاسوسی اور مخبری کا اڈہ سمجھتے ہیں۔ اس موقعہ پر چوہدری فضل الٰہی نے مداخلت کی اور مقرر کو روکنے کی کوشش کی کہ وہ مسئلہ مرزائیت کو یہاں نہ چھیڑیں۔ مولانا نے جواب دیا کہ بجٹ کے ضمن میں خرچ ہونے والی ایک ایک پائی پر بحث کرنے کا ہمیں حق حاصل ہے۔ گرانٹ دینا اور زرمبادلہ کی سہولتیں بھی بجٹ کا حصہ ہے۔ سپیکر نے کہا کہ یہ تو آپ کا پرانا مسئلہ ہے۔ مولانا عبدالحکیم صاحب نے جواب دیا، کہ صرف میرا مسئلہ نہیں بلکہ پورے پاکستان کے مسلمانوں اور پورے عالم اسلام کے مسلمانوں کا مسئلہ ہے۔

مولانا عبدالحق صاحب

حضرت مولانا عبدالحق صاحب آف اکوڑہ خٹک نے قومی اسمبلی میں بجٹ پر بحث میں حصہ لیتے ہوئے اپنی تقریر میں کہا کہ اگرچہ بجٹ میں کچھ اچھے فیصلے کئے گئے ہیں۔ مگر یہ کہنا انتہا پسندی ہے کہ بجٹ خامیوں سے پاک ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب تک معاشرہ کی اخلاقی خرابیوں کی اصلاح اور معاشی لوٹ کھسوٹ کی ہوس کا ازالہ نہ کیا جائے۔ اچھے سے اچھا بجٹ بھی ملک کو خوشحالی نہیں دے سکتا۔ انہوں نے کہا۔ اسلام میں معاشیات اور اخلاق، تہذیب نفس کا گہرا تعلق ہے۔ عوام کی بنیادی ضروریات کی فراہمی حکومت کا بنیادی فرض ہونے کے باوجود ملک کی اکثریت اب بھی بنیادی ضروریات کے لئے تڑپ رہی ہے۔ دیہات اور شہری غربت سے نالاں ہیں۔

مولانا عبدالحق نے اپنے حلقہ انتخاب نوشہرہ کے بارہ میں کہا کہ آج بھی وہاں کی پسماندگی، بجلی، پانی، طبی تعلیمی ضروریات سے محرومی ۱۹۴۷ء سے قبل جیسی ہے۔

مولانا عبدالحق نے بجٹ میں اسباب تعیش اور بے جا اخراجات۔ بھاری تنخواہوں پر نکتہ چینی کی۔ جبکہ سادگی اور کفایت شعاری آدھی معیشت ہے۔

مولانا عبدالحق نے کہا کہ بجٹ سودی نظام پر قائم ہے۔ جو بجٹ کی بدترین خرابی ہے۔ مولانا نے کہا کہ امریکہ بالآخر سودی نظام کی وجہ سے مالی بحران میں مبتلا ہوا۔ مولانا عبدالحق نے بجٹ میں ہارس شو کے نام سے جوا بازی پیشہ ور طوائف پر ٹیکس، ثقافتی طائفوں کے تبادلہ پر زرمبادلہ کی بربادی۔ آرٹ اور کلچر کے نام پر لاکھوں روپے کے ضیاع پر سخت تنقید کی۔ مولانا عبدالحق نے کہا، کہ بجٹ میں شراب کی آمدنی اور چار کروڑ روپے سے سالانہ زرمبادلہ کی ادائیگی بدترین اور بدنما داغ ہے۔ مولانا عبدالحق نے کروڑوں روپے خاندانی منصوبہ بندی پر خرچ پر بھی تنقید کی اور کہا۔ یہ سب چیزیں اسلامی نقطہ نظر سے ناجائز ہیں۔ مولانا عبدالحق نے بجٹ کا سب سے تاریک پہلو یہ قرار دیا کہ اس میں اسلامی تعلیم و تحقیق، معاشرہ کی اصلاح اور ملک و بیرون ملک اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے لئے کچھ نہیں رکھا گیا نہ ملک کے دینی اداروں کی امداد کا ذکر ہے۔ مولانا عبدالحق نے اپنی تقریر میں واضح کیا کہ تبلیغ کے نام پر "قادیانی جماعت" کو زرمبادلہ دیا جا رہا ہے۔ جس نے بھارت اور اسرائیل کی سازش سے ملک ٹکڑے کیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ فرقہ اپنے غلط مذہب کو ہمارے مالی وسائل کے ذریعہ دنیا میں پھیلا کر مسلمانوں کے اتحاد پر ضرب لگا رہا ہے۔

انہوں نے اپنی تقریر میں اس پر افسوس ظاہر کیا کہ اسمبلی نے میرے اس طرح تحریری سوالات کو مسترد کر دیا۔ مولانا نے کہا۔ میں وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ اس فرقہ کے رشتے اسرائیل اور بھارت کے ساتھ ملے ہوئے ہیں۔ نہ صرف پاکستان کی بربادی بلکہ پورے عالم اسلام کے مسلمانوں کی مصیبتوں میں قادیانیوں کا بڑا مقصد ہے۔

جمعیتہ لاہور شہر کی مجلس شوریٰ کا اجلاس

بتاریخ ۲۲ جون بروز جمعہ جامع مسجد شیرانوالہ میں جمعیتہ علماء اسلام لاہور شہر کی مجلس شوریٰ کا اجلاس امیر شہر جناب عبدالحمید بٹ صاحب منعقد ہوا۔ جس میں میں جماعت کی تنظیم نو و توسیع کے لئے مختلف امور پر غور کیا گیا۔

مجلس شوریٰ میں یہ طے پایا کہ آئندہ جمعیتہ علماء اسلام لاہور شہر کا اجلاس عمومی یا خصوصی صرف دفتر میں ہوا کریگا اور جو حلقے تنظیم کے اعتبار سے مکمل ہو جائیں وہاں سے شوریٰ کی نمائندگی کے لئے آدمی منتخب کئے جائیں۔ اور فراہمی چندہ ماہانہ کے لئے حلقوں ہی کے آدمی وہاں کی جمعیتہ کی مرضی کے مطابق مامور کئے جائیں۔

آئندہ اجلاس بروز جمعہ بتاریخ ۲۹ جون بوقت ۴ بجے شام دفتر جمعیتہ رنگ محل میں منعقد ہونا قرار پایا ہے۔ جس میں تمام حلقوں کے نمائندوں کو میٹنگ میں بلایا گیا ہے۔ آخر میں اتفاق رائے سے چند قراردادیں پاس کی گئیں۔

(۱) مجلس شوریٰ لاہور شہر کا یہ اجلاس بلوچستان میں فوجی کارروائی کی مذمت کرتا ہے اور مرکزی حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ وہاں کی اکثریت کو اقلیت میں تبدیل کرنے کی جمہوریت کش روش فوراً ترک کریں، اور جمہوریت اور اکثریت کا احترام کرتے ہوئے وہاں نیپ اور جمعیتہ کی حکومت بحال کریں۔

(۲) جمعیتہ علماء اسلام صوبہ سرحد کے سیکرٹری اطلاعات ڈاکٹر فدا حسین صاحب کو فوراً رہا کیا جائے اور طالب علم راہنما جاوید پراچہ صاحب پر تشدد بند کیا جائے۔ اور اسے فوری طور پر رہا کیا جائے۔

(۳) آخر میں جمعیتہ علماء اسلام کے بزرگ راہنما حضرت مولانا پیر خورشید صاحبؒ خلیفہ مجاز حضرت مدنیؒ اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی صدر حضرت مولانا لال حسین صاحب اختر کے ایصال ثواب کے لئے دعا مغفرت کی گئی۔

جمعیتہ علماء اسلام لاہور شہر

گذشتہ شمارہ میں چند نام غلط چھپ گئے ہیں۔ جس کے لئے ادارہ معذرت خواہ ہے۔

نائب امیر اول حضرت مولانا علی اکبر صاحب بادامی باغ
خازن جمعیتہ لاہور شہر۔ جناب حکیم حاجی محمد انور صاحب نولکھا گیٹ

حکومت سیفٹی ایکٹ کا ناجائز استعمال کر کے عوام کو ہراساں کر رہی ہے

بلوچستان میں تمام تر فوجی کاروائی بند کی جائے

صوبائی مجلس شوریٰ کا مطالبہ

جمعیۃ علماء اسلام بلوچستان کی مجلس شوریٰ کا ایک ہنگامی اجلاس جمعیۃ کے امیر مولانا شمس الدین کی قیام گاہ پر زیر صدارت مولانا عبدالغفور صاحب ہوا۔ اجلاس کلام پاک کی تلاوت سے شروع ہوا۔ اس کے بعد جمعیۃ کے امیر مولانا شمس الدین نے کہا کہ ملک کے سیاسی حالات میں جمعیۃ کی ذمہ داری اور کردار آپ کے سامنے ہے۔ مجھے اور مولانا صالح محمد کو صدر مملکت نے اسلام آباد ملاقات کے لیئے بلایا تھا۔ ہم نے ملاقات میں ان کو ایک فارمولا پیش کیا۔ اور آج بھی اگر ہماری صدر مملکت سے ملاقات ہوئی تو ہم اسی فارمولا پر بات چیت کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہم کسی قیمت پر سودا بازی نہیں کریں گے۔ اور نہ ہی ہم اس کے مجاز ہیں۔ بلکہ ہمارا مرکز ہی اس سلسلہ میں قطعی فیصلہ کرنے کا اختیار رکھتا ہے۔ سینٹ کے انتخابات کے متعلق مولانا نے کہا کہ اگر سینٹ کے انتخابات متحدہ محاذ کی نگرانی میں ہوئے تو یہ ہائی کمان کا فیصلہ ہوگا۔ جو ہمیں قبول ہوگا۔ اگر صوبائی اختیارات میں ہوا تو ہم صوبائی طور پر سینٹ کے انتخابات میں حصہ لیں گے۔

انہوں نے کہا۔ اس سلسلہ میں نیشنل عوامی پارٹی سے بھی مشورہ کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ متحدہ محاذ کی اپیل پر بلوچستان نیشنل عوامی پارٹی نے سول نافرمانی بند کر کے اچھا قدم اٹھایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بنیادی حقوق اور جمہوری اقتدار کی بحالی کے لئے سول نافرمانی ایک انتہائی اقدام ہوتا ہے۔ جس کا ہمیں جمہوری حق حاصل ہے۔ مگر فی الحال یہ ملتوی کر دیا گیا ہے۔

انہوں نے کہا کہ بلوچستان جمعیۃ سینٹ کے انتخابات کے لئے ایک کمیٹی مرتب کرے گی۔ ان کی تجویز پر صوبائی مجلس عاملہ کو کمیٹی کے اختیارات دے دیئے گئے ہیں اس طرح اب مجلس عاملہ سینٹ کے امیدوار کے نام کا انتخاب کر کے مرکز کو پیش کرے گا۔ انہوں نے کہا۔ یہ ضروری ہوگا کہ امیدوار جمعیۃ کے منشور اور دستور کا پابند ہو۔

قراردادیں

جمعیۃ علماء اسلام بلوچستان کی مجلس شوریٰ میں مندرجہ ذیل قراردادیں پاس ہوئیں۔

(۱) جمعیۃ علماء اسلام بلوچستان کی مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس مناظر اسلام امیر مرکزیہ مجلس تحفظ ختم نبوت مولانا لال حسین اختر کے انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے اور اسے ایک قومی سانحہ قرار دیتا ہے۔ ایک قرارداد کے ذریعہ بڑھتی ہوئی مہنگائی پر تشویش کا اظہار کیا گیا اور حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ موجودہ برسر اقتدار پارٹی عوامی امنگوں کے مطابق روٹی کپڑا اور مکان مہیا نہیں کر سکی۔ اس لئے وہ مستعفی ہو جائے۔

ایک قرارداد کے ذریعہ ملک بھر میں دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ پر سخت رنج کا اظہار کیا گیا۔ اور اسے یکسر ختم کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ ایک قرارداد کے ذریعہ بلوچستان بھر میں نیپ اور جمعیۃ کے کارکنوں کی دھڑا دھڑ گرفتاریوں پر اظہار تشویش کیا گیا۔ قرارداد میں کہا گیا ہے کہ حکومت پاکستان سیفٹی ایکٹ کا ناجائز استعمال کر کے عوام کو ہراساں کر رہی ہے۔ ایک قرارداد کے ذریعہ متحدہ جمہوری محاذ کے قائدین کی جدوجہد کی حمایت کی گئی۔ اجلاس میں مطالبہ کیا گیا کہ بلوچستان اور سرحد کی غیر آئینی حکومتوں کو فوراً مستعفی ہو جانا چاہیئے۔ کیونکہ ان کو عوام کی حمایت حاصل نہیں ہے

ایک قرارداد کے ذریعہ صوبائی اور قومی اسمبلی کے اراکین کے کردار کی تعریف کی گئی کہ انہوں نے جماعتی وفاداری کے بدلے حکومت سے کسی قسم کی سودا بازی قبول نہیں کی۔ ایک قرارداد کے ذریعہ سردار عبدالقیوم صدر آزاد کشمیر کے اس اقدام کی حمایت کی گئی کہ انہوں نے آزاد کشمیر میں مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا اور وفاق داخلہ کی بیجا دخل اندازی اور آزاد کشمیر میں بحران پیدا کرنے کے اقدامات کی مذمت کی۔ ایک قرارداد کے ذریعہ مولانا عبدالحکیم ایم این اے کی اس قرارداد کی حمایت کی گئی جس میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ مرزائیوں کو پاکستان بھر میں غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ اور اس سلسلہ میں اسپیکر قومی اسمبلی کے رولنگ پر اظہار ناراضگی کیا گیا۔ ایک قرارداد میں بلوچستان میں تمام فوجی کارروائیوں کو بند کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔

بلوچستان کی ڈائری

(از جناب منظور احمد سیکرٹری اطلاعات جمعیۃ بلوچستان)

صوبائی دارالحکومت کوئٹہ میں آج کل صدر مملکت دورہ پر تشریف لائے ہوئے ہیں۔ صدر پاکستان کا یہ سیاسی دورہ ہے۔ جو کہ انہوں نے سیاسی صورت حال سے جس سے ملکی حالات اور پارلیمانی حالات دونوں کا واسطہ ہے۔ باخبر ہونے کے لئے کیا ہے۔ صدر مملکت نے یہاں پہنچ کر صوبائی اسمبلی کے اکثریتی گروپ کے اراکین سے ملاقات کی۔ جن میں مولانا شمس الدین ڈپٹی اسپیکر اور مولانا صالح محمد سابق وزیر حج و اوقاف جو جمعیۃ علماء اسلام کے رکن اسمبلی ہیں کے علاوہ صوبائی اسمبلی کے اسپیکر جناب محمد خاں باروزئی، شہزادہ عبدالکریم اور فضیلہ عالیانی صاحبہ سے فرداً فرداً ملاقات کی۔ صدر نے ان سے اپنی مشکلات کا ذکر کیا۔ اور سب سے بڑی مشکل یعنی صوبہ کے بجٹ کو پاس کروانے کے لئے ممبران اسمبلی سے خواہش کا اظہار کیا کہ وہ اس بجٹ کو پاس کروائیں۔ صدر سے ملاقات کرنے والے صوبائی اسمبلی کے ممبران نے صدر مملکت کو دو واضح جواب دیئے۔ اول یہ کہ صوبائی گورنر محمد اکبر بگٹی اور وزیر اعلیٰ بلوچستان کے دعویٰ کے مطابق یہاں ان کی اکثریت ہے۔ تو صدر پھر کیوں پریشان ہیں۔ وہ اکثریتی پارٹی سے کہیں کہ وہ بجٹ پاس کروائے۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ صوبائی اراکین اسمبلی نے صدر کو یقین دلایا کہ ان کو بلوچستان کے حالات سے اندھیرے میں رکھا گیا ہے۔ اور موجودہ برسر اقتدار گروپ نے صدر کو اپنی اکثریت کا جو یقین دلایا ہے وہ جھوٹ ہے۔ اور اس کی دلیل یہ ہے کہ وہ معذور رہیں، اسمبلی کا اجلاس نہیں بلا سکتے۔ صدر مملکت کو صوبائی اسمبلی کے ان اراکین نے یہ بھی کہا کہ دراصل نیپ اور جمعیۃ کو اب بھی صوبہ میں مکمل اکثریت حاصل ہے وہ اس کی تصدیق کرنے کے لئے وہ صوبائی اسمبلی کا اجلاس بلا کر دیکھیں۔ مگر صدر نے اس کے متعلق کوئی جواب نہیں دیا۔

ادھر قومی اسمبلی کے معزز اراکین اسمبلی بھی کوئٹہ آئے ہوئے ہیں۔ جن کی قیادت جناب پیرزادہ صاحب کر رہے ہیں انہوں نے بھی بلوچستان اسمبلی کے ۹ اراکین اسمبلی سے آج صبح ملاقات کی جو کہ کافی طویل رہی اور ملاقات میں ملکی اور صوبائی سیاسی حالات پر کھل کر بات چیت ہوئی۔ ملاقات کرنے والوں میں جناب سردار عطاء اللہ مینگل، جناب میر بخش مری، جناب عبدالرحمٰن، جناب عبدالرحمٰن، جناب یوسف محمد جناب شہزادہ عبدالکریم شامل ہوئے جبکہ مولانا شمس الدین صاحب کسی مجبوری کی بنا پر اس ملاقات میں شامل نہ ہو سکے یہ ملاقات بڑی فائدہ مند رہی۔ اس طرح کہ بلوچستان کی صوبائی اسمبلی کے اکثریتی گروپ کو یعنی نیپ اور جمعیۃ کے اراکین اسمبلی کو ان سے بات کرنے اور اپنا موقف پیش کرنے کے علاوہ بلوچستان کی اصل صورت حالات بھی بتانے کا موقع ملا۔ یہ اندازہ لگانا مشکل ہے کہ کل کو بلوچستان کی

(باقی کالم ۲ ص ۴ میں)

ص ۴ سیاست میں کیا تبدیلی آئے گی۔ مگر یہ یقین ہے کہ فتح حق کی ہوگی۔ اور بلوچستان میں اکثریتی گروپ کو ایک نہ ایک دن حکومت کرنے کا ایک اور موقع ضرور ملے گا۔ ان دنوں جمعیۃ اور نیپ دونوں گروپ بڑے سرگرم ہیں اور وہ سینٹ کے انتخاب کے لئے موزوں امیدواروں کو ڈھونڈ رہے ہیں۔ کوشش کی جا رہی ہے کہ فارمولا کے حساب سے نیپ اور جمعیۃ کو ۷ سیٹ سینٹ میں مل جائیں۔ اور ایک بار پھر نیپ اور جمعیۃ کے اتحاد کی بدولت بلوچستان کی سینٹ کے امیدواروں کی تعداد حزب اختلاف سے زیادہ ہو جائے۔

خط و کتابت کرتے وقت
چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

آزاد کشمیر میں اسلامی کمیشن کی سفارشات کے مطابق اسلامی قانون نافذ کیا جائے

جمعیۃ علماء آزاد کشمیر کے رہنماؤں کا طوفانی دورہ

۸ رجون ۱۹۷۳ء جمعیۃ علماء آزاد جموں و کشمیر کے زیر اہتمام مرکزی رہنماؤں کا ایک وفد زیر قیادت مولانا محمد یوسف صاحب ضلع پونچھ کے اہم مرکزی مقامات پر اجتماعوں سے فارغ ہو کر راولاکوٹ پہنچا۔ یہاں زیر صدارت مولانا عبدالعزیز خان صاحب نائب امیر جمعیۃ ایک عظیم اجتماع منعقد ہوا۔ جس میں امیر جمعیۃ مولانا محمد یوسف خان صاحب نے خطاب کرتے ہوئے حکومت آزاد کشمیر اور قومی اسمبلی سے بہ زور مطالبہ کیا کہ مرزائیوں کی ریشہ دوانیوں سے محفوظ کرنے کے لئے جو قرارداد پاس ہوئی ہے۔ اس کو آئندہ اسمبلی کے اجلاس میں بل پیش کر کے قانون کی شکل میں سارے آزاد کشمیر میں فوری نافذ کیا جائے۔ اور یہ کہا کہ آزاد کشمیر کے اسلامی کمیشن کی سفارشات جو حکومت آزاد کشمیر کو پیش کی گئیں یہ ابھی تک گوشہ گمنامی میں نامعلوم وجوہات کے تحت معرض التوا کی شکار ہیں۔ ان کو فوری طور پر جو خصوصاً حدود و قصاص جیسے اہم قوانین کو آزاد کشمیر میں نافذ کر کے اسلام دشمن عناصر کے رجحانات کا تدارک کیا جائے۔ امیر جمعیۃ نے آزاد کشمیر کی تمام سیاسی و مذہبی جماعتوں پر مکمل اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مسئلہ ختم نبوت تمام مسلمانوں کا عقیدہ ہے۔ اس کی نزاکت کے پیش نظر اپنے فروعی اختلافات اور سیاسی مقاصد سے قطع نظر اسمبلی کی پاس کردہ قرارداد کی ایک مسلمان کی حیثیت سے حمایت کر کے آزاد کشمیر کے جمہوری و اسلامی حقوق کی حفاظت کرتے ہوئے تمام مسلمانوں کو اس آزمائش میں کامیاب کریں۔

مولانا امیر الزمان صاحب نے قادیانیوں کے دجل و فریب کو بے نقاب کرتے ہوئے دو قراردادیں پیش کیں جن کی تائید میں محمد اشرف مرکزی ناظم جمعیۃ اور مولانا قاضی اللہ یار صاحب مبلغ تحفظ ختم نبوت ملتان اور مولانا عبدالعزیز صاحب صدر اجلاس نے ولولہ انگیز تقاریر کیں اور ان قراردادوں کی پرجوش انداز میں حمایت و تائید کی۔ قراردادیں حسب ذیل ہیں

(۱) جمعیۃ علماء آزاد جموں و کشمیر کا یہ اجلاس آزاد کشمیر اسمبلی اور صدر حکومت آزاد کشمیر کو ہدیۂ تبریک پیش کرتا ہے کہ انہوں نے مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر مسلمانوں کے دیرینہ مطالبے کو پورا کیا۔ اجلاس ہذا یہ بھی مطالبہ کرتا ہے کہ پاس کردہ قرارداد کو عملی طور طور پر قانون منظور کر کے نافذ کیا جائے۔

(۲) یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ حکومت آزاد کشمیر اسلامی کمیشن کی سفارشات کے مطابق حدود و قصاص کے قوانین فوری طور پر ۔۔۔۔۔ ملک بھر میں نافذ کئے جائیں۔

آخر میں صدر جلسہ نے قراردادوں کی تائید مزید کرتے ہوئے پاکستان کے مسلم پریس پر شدید رنج و افسوس کا اظہار کیا کہ پاکستان کے اخبارات ہمارے ساتھ تعاون نہیں کرتے اور قادیانی فرقہ کے خلاف پراسرار طور پر ۔۔۔ خاموش ہیں۔

بلوچستان میں فوری طور پر اقتدار اکثریتی پارٹی کے حوالہ کیا جائے

صدر بھٹو فوراً اقتدار سے علیحدہ ہو جائیں کیونکہ وہ ناکام ہو چکے ہیں

بھلوال۔ گذشتہ روز جمعیۃ علماء اسلام ضلع سرگودھا کی مجلس شوریٰ کا ماہانہ اجلاس دفتر جمعیۃ علماء اسلام بھلوال میں امیر ضلع مولانا مولا بخش صاحب کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت کے بعد حافظ محمد صادق ناظم ضلعی جمعیۃ نے گذشتہ ایک ماہ کی روداد اور ملکی حالات پر تبصرہ کیا۔ اس کے بعد صوبائی نائب امیر مولانا قاری عبدالسمیع صاحب نے مفصل خطاب کیا۔ اجلاس میں ضلع بھر میں جمعیۃ کی تنظیم کو وسیع کرنے کے پروگرام پر غور کیا گیا اور ایک دورہ کا پروگرام بھی مرتب کیا گیا۔ اس دورہ کی تفصیلی رپورٹ اگلے ماہ مجلس شوریٰ کے اجلاس میں جو متصل تھانہ ہوگا پیش کی جائے گی۔ دورہ کرنے والے مندرجہ ذیل حضرات ہوں گے۔

مولانا مولا بخش۔ مولانا قاری عبدالسمیع صاحب مولانا عبدالکریم صاحب۔ مولانا جلال الدین صاحب۔ مولانا سراج الدین صاحب۔ مولانا عبدالماجد صاحب۔ مولانا محمد سرور مولانا محمد رفیق صاحب۔ سید فضل الرحمن شاہ صاحب۔ الحاج چوہدری احمد یار صاحب۔ مولانا عبدالجبار صاحب۔ قاضی عبدالمالک صاحب۔ مولانا حکیم شریف الدین صاحب مولانا عبدالمجید صاحب۔ مولانا خلیل الرحمن صاحب۔ مولانا غلام ربانی صاحب۔ حاجی عطا رسول اور چوہدری محمد حیات صاحب، یہ حضرات چاروں تحصیلوں میں مختلف مقامات پر رابطہ عوام کی مہم کے سلسلہ میں دورہ کریں گے۔

اجلاس نے ضلع سرگودھا کی تمام شاخوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ دورہ کرنے والے حضرات سے مکمل تعاون کریں اجلاس نے ان تمام اراکین شوریٰ سے درخواست کی ہے۔ جو اجلاس میں غیر حاضر ہوتے ہیں کہ آئندہ اجلاسوں میں ضرور شرکت کریں۔

مجلس شوریٰ کا ماہانہ اجلاس اب ۸ رجولائی ۱۹۷۳ء بروز اتوار صبح نو بجے دفتر جمعیۃ علماء اسلام متصل تھانہ تحصیل خوشاب میں ہوگا۔ اجلاس کے آخر میں مندرجہ ذیل قراردادیں اتفاق رائے سے منظور کی گئیں۔

(۱) جمعیۃ علماء اسلام ضلع سرگودھا کی مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس ملتان، لاہور، گوجرانوالہ، وزیر آباد میں متحدہ محاذ کے جلسوں میں شرپسندوں کی غنڈہ گردی کی شدید مذمت کرتا ہے۔

(۲) یہ اجلاس مختلف مقامات پر جمعیۃ نیپ کے لیڈروں اور ورکروں کی گرفتاری کی شدید مذمت کرتا ہے اور پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ ان لوگوں کو فی الفور رہا کیا جائے۔

(۳) یہ اجلاس مرکزی متحدہ محاذ کی اس قرارداد کی مکمل تائید و حمایت کرتا ہے جس میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ مسٹر بھٹو اقتدار سے فی الفور علیحدہ ہو جائیں۔ ان کی علیحدگی ملک و ملت کے لئے ایک مفید اقدام ہوگا۔

(۴) یہ اجلاس مرکزی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ بلوچستان میں فی الفور اقتدار اکثریتی پارٹی کے حوالہ کیا جائے۔

(۵) یہ اجلاس کوئٹہ میں مولانا شمس الدین اور مولانا صالح محمد صاحب پر قاتلانہ حملہ کی شدید مذمت کرتا ہے۔ اور اس کی تحقیقات کا مطالبہ کرتا ہے۔

(۶) یہ اجلاس ملک میں کمر توڑ مہنگائی پر شدید تشویش کا اظہار کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ عوام سے کئے ہوئے وعدے پورے کئے جائیں اور گرانی کا مؤثر سدباب کرے۔

(۷) یہ اجلاس صوبہ سرحد میں شراب اور سود پر سے پابندی ہٹانے پر سرحد کی موجودہ حکومت کی شدید مذمت کرتا ہے۔

(۸) یہ اجلاس اکبر بگٹی کے اس بیان کی شدید مذمت کرتا ہے جس میں اس نے بھارت سے کنفیڈریشن بنانے کی تجویز پیش کی ہے۔

(۹) مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس ضیاء القاسمی صاحب کو متنبہ کرتا ہے کہ وہ غیر آئینی اور غیر قانونی طور پر جمعیۃ کے نام کو استعمال نہ کریں۔ اس لئے کہ قاسمی صاحب کا اب جمعیۃ سے کوئی تعلق نہیں۔

(۱۰) یہ اجلاس پنجاب اسمبلی کے اسپیکر کی اس رولنگ کے خلاف شدید احتجاج کرتا ہے۔ جس میں انہوں نے مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی تجویز کی مخالفت کی ہے۔

(۱۱) یہ اجلاس جمعیۃ کی مرکزی مجلس شوریٰ کے ہر فیصلے کی مکمل تائید و حمایت کرتے ہوئے تمام ورکروں اور رہنماؤں سے اپیل کرتا ہے کہ جماعتی ڈسپلن کے مطابق جماعتی پالیسی پر عمل کریں۔

(۱۲) یہ اجلاس مفکر اسلام مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کی قائدانہ صلاحیتوں کو خراج عقیدت پیش کرتا ہے۔ حضرت مفتی صاحب کی ہی بدولت جمعیۃ سیاسی طور پر پورے ملک میں ایک اہم سیاسی جماعت کا کردار ادا کر رہی ہے۔

مراسلہ

انگریزی داں مسلمانوں کے لئے لمحۂ فکریہ

۱۹۷۳ء میں شائع ہونے والی انگریزی کی نئی کتاب برائے جماعت نہم کے پہلے سبق کا پہلا پیراگراف یوں ہے:۔

"HIS FATHER BELONGED TO THE BANU HASHIM FAMILY AND HIS NAME WAS ABD-ULLAH HE DIED A FEW DAYS AETER HIS MARRIAGE AND MUHAMM-AD (PEACE BE UPON HIM) WAS BORN A FATHERLESS CHILD"

اس پیراگراف میں دو باتیں محل نظر ہیں۔ ایک تو:۔

HE DIED A FEW DAYS AETER HIS MARRIAGE

ترجمہ:۔ وہ شادی کے چند روز بعد انتقال کر گئے۔ یعنی حضرت عبداللہ شادی کے چند روز بعد وفات پا گئے۔ حالانکہ آپ کا انتقال آپ کی شادی کے چھ ماہ بعد اور آنحضورؐ کی پیدائش کے تین ماہ قبل ہو گیا تھا۔ کیا چند ماہ پر　　کا اطلاق ہو سکتا ہے؟

کیا یہ فقرہ اس طرح نہیں لکھا جا سکتا تھا کہ وہ حضرت محمد مصطفیٰ صلعم کی پیدائش سے تین ماہ قبل انتقال فرما گئے۔ مضمون کے اصل فقرہ سے ابہام پیدا ہو سکتا ہے اور آنحضورؐ سے متعلق کسی بھی ابہام کو برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ اسلام دشمن عناصر ایسے ہی ابہام سے الزامات اور توہین رسالت کا پہلو نکالتے ہیں۔

دوسری بات جو انہوں کی بیچارہ دستی کا منہ بولتا ثبوت ہے

"AND MAHMOOD (PEACE BE UPON HIM) WAS BORN A FATHERLESS CH-ILD"

اس فقرہ میں آنحضور سرور کائناتؐ کی یتیمی کا ذکر لفظ FATHERLESS کے ساتھ کیا گیا ہے، جو سراسر غلط ہے اور حضرت پاک بی بی آمنہ کی تقدیس پر ظلم کرنے کے مترادف ہے۔ جس بچہ کی پیدائش سے پہلے اس کے والد کا انتقال ہو جائے۔ اس کے لئے انگریزی لفظ POSTHUMOUS ہے۔ لفظ "PATHERLESS" تو عام طور پر مجہول کمالی استعمال کیا جاتا ہے۔ آکسفورڈ ڈکشنری میں اس لفظ کے معنی یوں درج ہیں: "WITHOUT A LIVING FATHER OR KNOWN FATHER"

یعنی بغیر زندہ باپ کے یا نامعلوم باپ کے!

دوسرے لفظوں میں جس کے باپ کا علم ہی نہ ہو۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ مصنفہ نے ایسا غلیظ لفظ کیوں استعمال کیا؟ کیا اسے لفظ 'POSTHUMOUS' کا علم نہ تھا۔ اور اگر علم تھا تو عمداً استعمال کیا گیا ہے تو محترمہ کی ذہنی پراگندگی اور بانیٔ اسلام سے بیزاری عیاں ہے۔ کیا ٹیکسٹ بک بورڈ بھی انہی کا مقلد ہے کہ ایسے فقرات کی اشاعت کی منظوری دے دی۔ اور اگر محترمہ ان الفاظ کی اصل روح سے واقعی واقف نہیں تھیں تو انہیں نصابی کتب لکھنے کے بجائے اپنے علم میں وسعت پیدا کرنی چاہیئے۔

اہل زبان نے اس لفظ "FATHERLESS" کو کیسے استعمال کیا۔ دیکھئے:۔

عیسائیوں کے دو فرقے ہیں اور دونوں کی اپنی اپنی بائبل ہے۔ ایک فرقہ تو حضرت جوزف "JOSIPH" کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا والد تسلیم کرتا ہے۔ اس فرقہ کے بائبل میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے والد کا نام جوزف ہی لکھا گیا ہے۔ مگر دوسرا فرقہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے والد کے وجود ہی سے انکاری ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ نہ تو حضرت بی بی مریم کی شادی ہوئی اور نہ ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا کوئی والد تھا۔ چنانچہ ان کی بائبل میں عیسیٰ علیہ السلام کے لئے لفظ FATHERLESS استعمال کیا گیا ہے۔

زیر بحث پیراگراف میں لفظ "FATHERLESS" کا استعمال کسی صورت جائز نہیں۔ استاد اپنے بچوں کو اس کے معنی بغیر باپ کے بچہ پڑھائے تو معصوم ذہنوں میں انتہائی غلط تصور قائم ہو سکتا ہے یا یتیم بتائے تو بھی صحیح نہیں ہے حقیقت یہ ہے کہ محترمہ نے ایسی صورت حال کو محسوس ہی نہیں کیا جس لفظ سے توہین رسالت کا پہلو نکلتا ہو۔ اسے کوئی بھی غیرت مند مسلمان برداشت نہیں کر سکتا۔ اس لئے گذارش ہے کہ ہماری مسلمان حکومت فوری تحقیقات کرائے اور ایسی جملہ کتابیں ضبط کرے۔ نیز ٹیکسٹ بک بورڈ کو بھی ہدایت فرمائے کہ نظر ثانی کرتے وقت یا منظوری دیتے ہوئے ایسی باتوں کا سختی سے محاسبہ کرے۔

(ابن نصیر نور احمد آزاد مکان نمبر ۲ کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ)

پختہ سڑک تعمیر کی جائے

گذشتہ روز جمعیۃ علماء اسلام ٹل حسن کا اجلاس حاجی ولی محمد صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں جمعیۃ علماء اسلام کے جنرل سیکرٹری مولانا محمد عبدالصمد صاحب نے خطاب کرتے ہوئے تنظیم پر زور دیا۔ بعد میں اجلاس میں مندرجہ ذیل قراردادیں پاس ہوئیں:۔

یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ صدر آزاد کشمیر کی طرح پاکستان میں بھی مرزائیوں کو اقلیت قرار دیا جائے۔

اجلاس میں مولانا لال حسین صاحب اختر کی وفات پر اظہار غم و الم کیا گیا اور پسماندگان سے ہمدردی کا اظہار کیا گیا۔

اجلاس میں ایک قرارداد کے ذریعہ مطالبہ کیا گیا کہ سردار گڑھ سے رکن پور تک سڑک پختہ بنائی جائے اور رکن پور کے مڈل سکول کو ہائی اسکول کا درجہ دیا جائے

اجلاس میں ایک قرارداد کے ذریعہ سیاسی رہنماؤں کی گرفتاریوں کی شدید مذمت کی گئی۔

جبر و تشدد کا سلسلہ فوراً بند کیا جائے

جمعیۃ علماء اسلام تحصیل پشاور کے سیکرٹری اطلاعات مولوی محمد انور نے ایک بیان میں حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ جبر و تشدد کا سلسلہ فوری طور پر بند کر کے سیاسی قیدیوں کو بلا تاخیر رہا کیا جائے۔

مخصوصاً جمعیۃ ضلع پشاور کے جنرل سیکرٹری ڈاکٹر فدا حسین اور جمعیۃ طلباء اسلام کے راہنما جاوید ابراہیم پراچہ کو جلد رہا کیا جائے۔ کیونکہ ان کی گرفتاری سیاسی انتقام کے باعث کی گئی ہے۔

آپ نے کہا۔ صوابی کے الیکشن میں حکومتی پارٹی کی شکست سے یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ صوبہ سرحد کے عوام نئی غیر جمہوری حکومت پر اعتماد نہیں رکھتے۔

آپ نے مطالبہ کیا کہ بلوچستان میں نیپ جمعیۃ حکومت کو بحال کیا جائے۔

امیر مرکزیہ کا جھنگ صدر میں ورود مسعود

جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی امیر حضرت مولانا محمد عبیداللہ صاحب درخواستی رات گیارہ بجے جب جھنگ صدر کے ریلوے اسٹیشن پر پہنچے تو جمعیۃ علماء اسلام جھنگ صدر کے امیر جناب قاری غلام محمد صاحب اور جامع مسجد غلہ منڈی کے خطیب مولانا سید صادق حسین شاہ صاحب نے جمعیۃ کے کارکنوں کے ہمراہ پر جوش استقبال کیا آپ جمعیۃ علماء اسلام جھنگ کے امیر جناب الحاج ملک علی محمد صاحب کے والدین کی تعزیت کے لئے تشریف لائے تھے۔ آپ کو مدرسہ علوم شرعیہ کے مہتمم مولانا سید صادق حسین شاہ علوم شرعیہ میں لے آئے۔ یہاں پر حضرت نے مہنگائی پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے اس سے نجات حاصل کرنے کے لئے مادی کوششوں کے ساتھ ساتھ روحانی طور پر ذکر و اذکار کی تلقین فرمائی اور دعا کے بعد حاضرین کو رخصت کیا۔ بعد ازاں آپ ملک علی محمد صاحب امیر ضلعی جمعیۃ کے مکان پر تعزیت کے لئے تشریف لائے مولانا سید صادق حسین شاہ صاحب اور دیگر حضرات آپ کے ہمراہ تھے۔ آپ نے ملک صاحب کے والدین کے لئے دعائے مغفرت کی اور جمعیۃ کے کارکنوں سے ملکی حالات پر بات چیت کی۔ پھر واپس آ کر علوم شرعیہ غلہ منڈی میں آرام فرمایا۔

جمہوری محاذ کے رہنماؤں کی گرفتاری سے آمریت کو دوام نہیں مل سکتی

جمعیۃ علماء اسلام ڈیرہ غازیخان کے ممتاز رہنما مولانا غلام محمد صاحب، مولانا عبدالاحد صاحب، حاجی محمد یوسف آزاد اور مولانا شاہ محمد خان ترابی نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں روجھان میں نیپ اور جمہوری محاذ کے راہنماؤں کی گرفتاری کی شدید مذمت کی۔ انہوں نے کہا کہ دراصل جمہوری محاذ کے راہنماؤں کی مقبولیت سے حکمران پارٹی بوکھلا اٹھی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ۱۹۷۲ء میں روجھان میں خارج شدہ مقدمات کو از سر نو جگا کر جمہوری محاذ کے رہنماؤں کو گرفتار کیا جا رہا ہے۔ اس سے حکمران پارٹی اپنی آمریت کو باقی رکھنا چاہتی ہے۔ جمعیۃ کے راہنماؤں نے حکمران پارٹی سے مطالبہ کیا ہے کہ روجھان میں جمہوری محاذ اور نیپ کے عہدہ داروں کے خلاف قائم کردہ جھوٹے مقدمات واپس لئے جائیں۔

ہم اسلام کے عروج اور باطل قوتوں سے مقابلہ کرنے کے لئے اپنے مرکزی رہنماؤں کے شانہ بشانہ رہیں گے - (بشیر احمد شاد)

اسلام مکمل ضابطہ حیات ہے - (مولانا حکیم محمد شریف)

جمعیۃ علماء اسلام چشتیاں کی تمام شاخوں کا اجلاس ہوا۔ صدارت جناب الحاج سید حبیب اللہ شاہ صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام تحصیل چشتیاں نے کی۔ اجلاس کی کارروائی تلاوت کلام پاک سے ہوئی۔ اور مولانا حکیم محمد شریف صاحب نے کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اسلام مکمل ضابطہ حیات ہے اور اس کے نفاذ کے لئے ہمیں ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے۔ بعد ازاں مولانا بشیر احمد شاد نے کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ ملکی حالات کے پیش نظر ہمیں اسلامی نظام کو اپنانا چاہیئے۔ اور ہم اپنے مرکزی رہنماؤں کے شانہ بشانہ اسلامی نظام کے عروج کے لئے باطل قوتوں سے مقابلہ کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔ [illegible] جمعیۃ علماء اسلام کے [illegible] پر روشنی ڈالی۔ بعد ازاں تحصیل چشتیاں جمعیۃ علماء اسلام کے مندرجہ ذیل عہدہ داروں کا متفقہ طور پر انتخاب عمل میں آیا

امیر	جناب الحاج شیر محمد صاحب
نائب امیر اول	جناب الحاج سید حبیب اللہ شاہ صاحب
نائب امیر دوم	حکیم عبدالمجید صاحب جالندھری
ناظم اعلیٰ	مولانا حکیم محمد شریف صاحب اشرف
ناظم	مولانا بشیر احمد شاد
ناظم شعبہ نشر و اشاعت	جناب فیاض احمد صاحب
خازن	،، حافظ رشید احمد صاحب
سالار اعلیٰ	جناب نیاز احمد شاد
نائب سالار	،، منیر احمد مجاہد
نائب سالار دوم	،، منیر احمد رنگساز

آخر میں مندرجہ ذیل قرار دادیں متفقہ طور پر منظور کی گئیں۔

(۱) یہ عظیم اجلاس ملت کی مشہور مذہبی و ملی شخصیت مولانا لال حسین اختر اور روحانی پیشوا مولانا پیر سید نور [illegible] خلیفہ مجاز حضرت مدنیؒ کی وفات پر رنج و الم کا اظہار کرتا ہوا دعاگو ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ مولانا زاہد الحسینی کے صاحبزادے کی وفات پر اظہار رنج و الم کیا گیا۔

(۲) یہ اجلاس ملک میں ضروری اشیاء کی روز بروز بڑھتی ہوئی گرانی پر حکومت پاکستان سے شدید احتجاج کرتا ہے۔

(۳) یہ عظیم اجلاس قاری عبدالسلام سابق ناظم شعبہ نشر و اشاعت کو جمعیۃ علماء اسلام کے عہدوں سے الگ کرتے ہوئے مرکزی رہنماؤں سے سفارش کرتا ہے کہ انہیں جمعیۃ کی ابتدائی رکنیت سے الگ کر دیا جائے۔

(۴) یہ عظیم اجتماع حکومت پاکستان سے تمام سیاسی قیدیوں اور طالب علم راہنما جناب جاوید ابراہیم پراچہ کو رہا کرنے کا مطالبہ کرتا ہے اور جاوید ابراہیم پراچہ پر پولیس کے تشدد پر احتجاج کرتا ہے۔

(۵) تحصیل چشتیاں کا یہ اجلاس اپنے مرکزی رہنماؤں حضرت مولانا عبداللہ صاحب درخواستی، مولانا مفتی محمود اور مولانا غلام غوث ہزاروی، مولانا عبیداللہ انور پر مکمل اعتماد کا اظہار کرتا ہے اور جماعتی فیصلہ پر مکمل اعتماد کرتا ہے اور ان مطلب پرست افراد کی مذمت کرتا ہے جو جمعیۃ کے مرکزی رہنماؤں پر کیچڑ اچھالتے ہیں۔ اور جمعیۃ کے نام نہاد متوازی گروپ کی بھی مذمت کرتا ہے۔

اس اجلاس میں تحصیل چشتیاں کی تمام شاخوں نے شرکت کی۔ جن میں بخش خاں۔ چک ۵۹ [illegible] نمبر ۵ خورد۔ چک نمبر ۵ فتح۔ علاقہ بنگلہ ڈاہرانوالہ۔ بستی جمال پور۔ جھنڈ [illegible] کے نام شامل ہیں۔

آخر میں دعائے خیر پہ اجلاس کا اختتام ہوا

ضلعی عہدہ داروں کا اجلاس - بقیہ ص۴

ضلع رحیم یار خاں، قاری حماد احمد۔ مولانا عبدالصبور

ضلع بہاولنگر۔ مولانا محمد شریف

ضلع گجرات۔ مولانا عبداللطیف، بالاکوٹی۔ چودھری محمد خلیل۔

ضلع جہلم۔ مولانا حکیم سید علی شاہ۔ مولانا محمد شریف عبدالرحمٰن صاحب ہاشمی چکوال۔

ضلع ملتان۔ مولانا سید نیاز علی شاہ۔ محمد شریف، شیخ محمد یعقوب۔

ضلع ساہیوال۔ سید محمد مقبول۔ امیر حسین شاہ صاحب ڈاکٹر محمد ضیاء

ضلع ڈیرہ غازی خاں۔ مولانا غلام محمد۔ مولانا عبدالمجید ندیم

ضلع مظفرگڑھ۔ چودھری شرکت علی۔

ضلع کیمبل پور :- محمد سعید الرحمٰن علوی حضرو۔

ضلع راولپنڈی۔ مولانا محمد فاروق، مولانا عبدالستار

مفتی اعظم کے خطاب کی رپورٹ

جمعیۃ علماء اسلام صوبہ پنجاب کے اجلاس اور جماعتی کارکنوں کے اجتماع میں قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ کے مفصل خطاب کی رپورٹ آئندہ شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

(ادارہ)

ایک اہم اعلان

حضرت مولانا مفتی محمود صاحب جنرل سیکرٹری کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام رمضان المبارک کے بعد پنجاب اور سندھ کا تفصیلی تنظیمی دورہ کریں گے۔

مولانا چنیوٹی کی ضلع گوجرانوالہ میں تقاریر

مولانا منظور احمد صاحب چنیوٹی ضلع گوجرانوالہ کے مندرجہ ذیل مقامات پر خطاب فرمائیں گے۔

۲۹ جون بروز جمعہ بعد نماز عشاء بدوکے گوسائیاں نزد گکھڑ۔

۶ جولائی بروز جمعہ بعد نماز عشاء نائی والا نزد علی پور چٹھہ

۷ جولائی بروز ہفتہ بعد نماز عشاء تلونڈی کھجور والی

(ڈاکٹر غلام محمد مبلغ ضلع)

بلوچستان کے وزیر اعلیٰ اور گورنر فوراً مستعفی ہو جائیں (عبدالحی جتوئی)

سنی ۱۶ جون کو ایک جلسہ عام منعقد کیا گیا جس میں ضلع کچھی کے تمام سیاسی لیڈروں نے اظہار خیال کیا۔ انہوں نے موجودہ حکمران پارٹی پر سخت نکتہ چینی کی اور انہوں نے کہا کہ بلوچستان کے وزیر اعلیٰ اور گورنر فوراً مستعفی ہو جائیں۔ اس جلسہ عام سے عبدالحی جتوئی نے بھی خطاب کیا اور انہوں نے موجودہ حکومت پر کڑی نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا کہ صوبہ بلوچستان میں نازک صورت حال پیدا ہو چکی ہے۔ خصوصاً ضلع کچھی میں نہ کوئی پانی کا انتظام ہے اور نہ راشن وغیرہ کا۔ لوگ پیاس اور بھوک سے تڑپ رہے ہیں۔

جتوئی صاحب نے انکشاف کیا ہے کہ ابھی جو حالیہ ہنگامہ ہوا ہے مری قبائلیوں کے درمیان۔ یہ سب بگٹی اور وزیر اعلیٰ کی سازشوں کا نتیجہ ہے۔ ہم صدر پاکستان سے مطالبہ کرتے ہیں کہ ان نااہلوں کو جلد از جلد برطرف کرکے نیپ اور جمعیۃ کی حکومت بحال کی جائے۔

مولانا لال حسین اختر کی وفات پر اظہار غم

متحدہ جمہوری محاذ گوجرانوالہ کے جنرل سیکرٹری علامہ محمد احمد لدھیانوی نے امیر تحفظ ختم نبوت حضرت مولانا لال حسین صاحب اختر کی وفات حسرت آیات پر گہرے کرب والم کا اظہار کرتے ہوئے ان کی وفات کو عالم اسلام اور بالخصوص پاکستان کے لئے ایک ناقابل تلافی نقصان قرار دیا ہے آپ نے دعا کی اللہ تعالیٰ ان کے مشن کو تا قیامت جاری رکھے۔

طلباء کی سرگرمیاں

رپورٹر: قاضی محمد اشرف

جامعہ اسلامیہ بہاولپور سے ۹ طلبہ کے اخراج کا فیصلہ واپس لیا جائے

رئیس الجامعہ کا سختی سے محاسبہ کیا جائے، صوبائی عہدیداران کا مطالبہ

لاہور۔ جمعیۃ طلباء اسلام پنجاب کے صدر اور زرعی یونیورسٹی لائلپور کے سابق جنرل سیکرٹری رانا محمد اشفاق پنجاب کی صوبائی جمعیۃ کے جنرل سیکرٹری اور گورنمنٹ کالج ساہیوال کے سابق صدر عبد المتین چوہدری اور جمعیۃ طلباء اسلام پنجاب کے نائب صدر رانا شمشاد علی نے مشترکہ طور پر حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ جاوید ابراہیم پراچہ کو فی الفور رہا کیا جائے۔ اور جامعہ اسلامیہ بہاولپور سے ۹ طلبہ کے اخراج کا فیصلہ واپس لیا جائے اور رئیس الجامعہ کا سختی سے محاسبہ کر کے طلبہ اور عوام میں یکساں طور پر پائے جانے والے ہیجان اور اضطراب کو دور کیا جائے۔

سید لیاقت علی شاہ کا دورہ سندھ

جام شورو۔ جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ سندھ کے ناظم اعلیٰ اقبال شیخ نے خبر دی ہے کہ صوبہ سندھ کے [illegible] لیاقت علی شاہ [illegible] کا تفصیلی دورہ کریں گے۔ اور اقبال شیخ خود بھی جولائی کے پہلے ہفتہ میں صوبہ سندھ کا دورہ کریں گے۔

جمعیۃ طلباء اسلام کا شاندار کارنامہ

خضدار۔ جمعیۃ طلباء اسلام اور ڈگری کالج یونین کے صدر نے اپنے اسلامی جذبات کے تحت انتظامیہ کو شراب کے لائسنس واپس لینے پر مجبور کر دیا اور کہا کہ اگر انتظامیہ نے ایسا نہ کیا تو اس کے سنگین نتائج بھگتنے پڑیں گے۔ اور یہ وہ لائسنس تھے جو بلوچستان کے گورنر اکبر بگٹی نے جاری کئے تھے۔

خضدار کا انتخاب

صدر	عطاء اللہ مینگل	نائب صدر	محمد عالم
جنرل سیکرٹری	قاضی حسین احمد	سیکرٹری اطلاعات	عبد المجید ڈگری کالج
خازن	محمد عالم ڈگری کالج		

حیدرآباد شہر کا انتخاب

[illegible]

ناظم اعلیٰ مقصود احمد کنٹونمنٹ کالج — ناظم سید طارق مجتبیٰ ″ ″

ناظم اطلاعات عبد الرشید قریشی مفتاح العلوم۔ خازن حافظ محمد اسمٰعیل ″ ″

مجلس شوریٰ

(۱) انوار احمد راجپوت سٹی کالج (۲) ضیاء الرحمان الفاروق سکول (۳) نذیر الحسن ہائی سکول (۴) محمد اسلم گورنمنٹ کالج (۵) محمد رفیق گورنمنٹ ہائی سکول (۶) محمد اکمل ندیم مفتاح العلوم (۷) عبد المتین مفتاح العلوم

محمد آباغ سکھر کا انتخاب

صدر	نظام الدین سومرو	ناظم اعلیٰ	علی نواز بلوچ
خازن	محمد پنجل		

مجلس شوریٰ

(۱) محمد ابراہیم (۲) امداد علی (۳) حضور بخش (۴) علی انور (۵) حاکم علی (۶) پیر محمد (۷) حافظ عبد الرزاق (۸) شمس الدین۔

جاوید ابراہیم پراچہ

جمعیۃ طلباء اسلام کی سنٹرل کمیٹی کے جنرل سیکرٹری اور جامعہ اسلامیہ بہاولپور کے سابق صدر جاوید ابراہیم پراچہ اپنی جرأت و بیباکی کی وجہ سے جہاں ملک بھر کے طلبہ کی محبت و عقیدت کا مرکز بنے ہوئے ہیں وہاں بہاولپور کے تمام تعلیمی اداروں کے طلبہ کی انہیں بھرپور حمایت حاصل ہے۔ ان کی اس ہردلعزیزی کا یہ اثر ہے کہ شہر کے عوام کی اکثریت انہی کا دم بھرتی ہے۔ اور جب بھی حکومت ہاتھ ڈالتی ہے تو ان کا عزم ان کے دراز قد اور قوی الجسم کی طرح ہی برقرار رہتا ہے۔ بلکہ یوں کہئے کہ پہلے سے بھی زیادہ پختہ ہو جاتا ہے اور پورے شہر میں آگ بھڑک اٹھتی ہے۔ ملک بھر میں قراردادیں اور مطالبات پیش کئے جاتے ہیں۔ لیکن پریس سوتیلی ماں کا سا سلوک کرتے ان کی مقبولیت کو کم کرنے کے لئے ان کی رہائی کی خبروں کا مکمل بائیکاٹ کرنے کے باوجود بھی ناکام رہتا ہے۔

گذشتہ دنوں بھی جاوید ابراہیم پراچہ نے رئیس الجامعہ کی طلبہ کی اکثریت کے ساتھ ناانصافیوں کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی اور رئیس الجامعہ کے سامنے جامعہ کی سٹوڈنٹس یونین کی صدارت کے لئے دونوں امیدواروں کے ووٹ برابر ہونے کی بنا پر یہ بات رکھی کہ ٹاس کی بجائے دوبارہ الیکشن کرایا جائے۔ چونکہ جامعہ میں اس سے پہلے بھی ایسا ہی ایک چانس ہو چکا ہے۔ اور اس لئے بھی کہ جامعہ کی روایت قائم رہے۔ لیکن رئیس الجامعہ نے جس طرح حکومت کی سینہ زوری سے سٹوڈنٹس یونین کے انتخابات میں صدارت کے لئے دھاندلی کر کے اپنے منظور نظر طالب علم کو برابر ووٹ دے دیئے تھے۔ اب دوبارہ ایسا ہونا مشکل نظر آتا تھا۔ اس لئے انہوں نے دوبارہ الیکشن کرانے سے انکار کر دیا۔ اور اس پر مستزاد یہ کہ حزب مخالف کے طالب علم امیدوار کی عدم موجودگی میں ٹاس کرا کے حکومتی پارٹی کے امیدوار کو کامیاب قرار دے دیا۔

جاوید ابراہیم پراچہ کو حکومت نے محض اس بات پر گرفتار کر لیا کہ انہوں نے رئیس الجامعہ کی اس کھلی دھاندلی کے خلاف احتجاج کیا اور انہیں [illegible] کر کے چولستان ایسے گرم ترین علاقے میں رکھا۔ جہاں انہیں گرم ریت پر لٹایا گیا۔ تین دن تک کھانا نہیں دیا گیا اور نہانے پر بھی پابندی لگا دی۔

لیکن عوام اور طلبہ میں پائے جانے والے شدید غم و غصہ کی وجہ سے اب انہیں بہاولپور جیل میں منتقل کر دیا گیا ہے۔ اور رئیس الجامعہ نے پراچہ اور ان کے دیگر آٹھ ساتھیوں کو تین سال کے لئے جامعہ سے خارج کر کے طلبہ کے جذبات کو ٹھیس پہنچائی ہے۔ اور ان کے احساسات کو مجروح کیا ہے۔

ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ جاوید ابراہیم پراچہ کو فی الفور رہا کیا جائے رئیس الجامعہ ایسے جانبدار لوگوں کا سختی سے محاسبہ کر کے تعلیمی اداروں کے تقدس کو پامال ہونے سے بچایا جائے اور جاوید ابراہیم پراچہ سمیت ۹ طلبہ کے اخراج کا فیصلہ واپس لے کر جامعہ میں سٹوڈنٹس یونین کے صدر کا دوبارہ الیکشن کرایا جائے۔

اگر حکومت نے اس طرف کوئی توجہ نہ کی تو حالات سنگینی اختیار کر جائیں گے اور اس کی تمام تر ذمہ داری انتظامیہ اور رئیس الجامعہ پر عائد ہو گی۔

(شمس القمر قاسمی)



کتاب الکبائر —— قسط نمبر ۴

تالیف امام شمس الدین الذہبیؒ ❖ ترجمہ زاہد الراشدی

بچے کو کب نماز کا حکم دیا جائے

امام ابوداؤد نے سنن میں روایت کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب بچہ سات سال کا ہو جائے اسے نماز کا حکم دو اور جب دس سال کا ہو تو نماز نہ پڑھنے پر مارو"۔

ایک اور روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا "اپنی اولاد کو نماز کا حکم دو جب کہ ان کی عمر سات سال ہو اور ان کو نماز (نہ پڑھنے) پر مارو جب کہ وہ دس سال کے ہو جائیں اور ان کے بستر جدا جدا کر دو"۔

امام ابوسلیمان الخطابیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اس بات پر دلیل ہے کہ نماز نہ پڑھنے والے کی سزا بڑی سخت ہے۔ اور امام شافعیؒ کے بعض اصحاب اس حدیث سے تارک نماز کے قتل پر استدلال کرتے ہیں۔ جب کہ وہ بلوغت کے بعد عملاً نماز ترک کرے اور فرماتے ہیں کہ جب بلوغت سے پہلے نماز چھوڑنے کی سزا مارنا ہے۔ تو بلوغت کے بعد نماز چھوڑنے کی سزا یقیناً اس سے زیادہ ہوگی۔ اور ضرب کے بعد قتل ہی سخت سزا ہو سکتی ہے۔

علماء کرامؒ نے تارک صلوٰۃ کے حکم بارہ میں اختلاف کیا ہے۔ امام مالکؒ امام احمدؒ اور امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ نماز چھوڑنے والے کی گردن تلوار سے مار دی جائے۔

پھر ان بزرگوں کا اس بارہ میں اختلاف ہے۔ کہ کیا بغیر عذر نماز ترک کرنے والا کافر ہو گیا یا نہیں۔ ابراہیم نخعیؒ۔ ایوب السختیانیؒ۔ عبداللہ بن المبارکؒ احمد بن حنبلؒ اور اسحاق بن راہویہؒ فرماتے ہیں نماز کا بغیر عذر تارک کافر ہے۔

ان بزرگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد سے استدلال کیا ہے کہ:۔

العهد الذی بيننا وبينهم الصلوٰة فمن تركها فقد كفر

ہمارے اور کافروں کے درمیان فرق نماز ہے جس نے نماز چھوڑ دی وہ کافر ہو گیا

نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان سے استدلال کرتے ہیں کہ:۔

بين الرجل وبين الكفر ترك الصلوٰة

بندے اور کفر کے درمیان (فاصلہ) نماز کا ترک کرنا ہے۔ یعنی نماز ترک کرنے سے بندہ کفر سے جا ملتا ہے۔

نماز کی پابندی کا اجر

(ایک حدیث میں ہے کہ

جس نے فرض نمازوں کی پابندی کی اللہ تعالیٰ اسے پانچ چیزوں کی عزت عطا فرماتے ہیں۔ اس سے رزق کی تنگی اٹھا لی جاتی ہے۔ ۲۔ قبر کا عذاب نہیں ہوتا۔ ۳۔ اسے نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں ملے گا۔ ۴۔ پل صراط سے بجلی کی مانند گزر جائے گا۔ ۵۔ جنت میں بغیر حساب کے داخل ہو گا۔

اور جس نے نماز میں سستی کی اللہ تعالیٰ اسے پندرہ قسم کی سزائیں دیتے ہیں۔ پانچ دنیا میں، تین موت کے وقت، تین قبر میں اور تین قبر سے نکلتے وقت۔

دنیا میں ملنے والی پانچ سزاؤں میں پہلی یہ ہے کہ عمر سے برکت اللہ تعالیٰ اٹھا لیتے ہیں۔ دوسری یہ کہ اس کے چہرے سے صالحین کی نشانیاں مٹا دی جاتی ہیں۔ تیسری یہ کہ وہ جو عمل بھی کرے اللہ اس کا اجر نہیں دیتے۔ چوتھی یہ کہ اس کی دعا آسمان پر نہیں اٹھائی جاتی۔ اور پانچویں سزا یہ ہے کہ نیک لوگوں کی دعاؤں میں اسے کوئی حصہ نہیں ملتا۔ موت کے وقت اسے جو تین سزائیں ملتی ہیں وہ یہ کہ ۱۔ وہ ذلت کی موت مرتا ہے۔ ۲۔ بھوک کی حالت میں اس کی موت آتی ہے۔ ۳۔ پیاسا مرتا ہے۔ اور اگر اسے دنیا کے سمندر پلا دیئے جائیں پھر بھی سیراب نہیں ہو گا۔ قبر میں جو سزائیں ملتی ہیں وہ یہ ہیں ۱۔ اس پر قبر اس قدر تنگ کر دی جائے گی۔ کہ اس کی پسلیاں آپس میں گڈ مڈ ہو جاتی ہیں۔ ۲۔ قبر میں اس کے لیے آگ جلائی جاتی ہے اور وہ جلتے کوئلوں پر دن رات لوٹتا پلٹتا رہتا ہے ۳۔ اس پر قبر میں اژدھا مسلط کر دیا جاتا ہے۔ جس کا نام شجاع ہے وہ گنجا ہے آنکھیں اس کی آگ سے ہیں اور ناخن لوہے کے ہر ناخن کی لمبائی ایک دن کی مسافت کے برابر ہے۔ وہ میت سے کلام کرے گا۔ اور کہے گا۔ میں ہوں گنجا شجاع اس کی آواز کڑکتی بجلی کی مانند ہو گی۔ وہ کہے گا مجھے میرے رب نے حکم دیا ہے کہ تجھے صبح کی نماز ضائع کرنے پر طلوع شمس تک مارتا رہوں، ظہر کی نماز ضائع کرنے پر عصر تک عصر کی نماز ضائع کرنے پر مغرب تک۔ مغرب کی نماز ضائع کرنے پر عشاء تک اور عشاء کی نماز ضائع کرنے پر صبح تک ماروں۔ جب وہ اژدہا اسے مارے گا تو وہ ہر ضرب کے ساتھ ۷۰ گز زمین میں دھنس جائے گا۔ اور اس کو قیامت تک زمین میں یہی سزا ملتی رہے گی۔ اور جو سزائیں اسے قبر سے نکلتے وقت ملیں گی۔ قیامت کے قائم ہونے کے بعد تو وہ حساب کتاب کی سختی ہو گی۔ خدا ناراض ہو گا۔ اور اسے جہنم میں داخل کیا جائے گا۔

ایک اور روایت میں ہے کہ جب وہ قیامت کے دن خدا کے دربار میں آئے گا تو اس کے چہرے پر تین سطریں لکھی ہوں گی۔ پہلی سطر میں ہو گا۔ "یا مضیع حق اللّٰہ" اے اللہ کا حق ضائع کرنے والے۔ دوسری سطر ہو گی۔ "یا مخصوصا بغضب اللّٰہ" اے وہ شخص جسے اللہ کے غضب کے ساتھ مخصوص کیا گیا ہے۔ اور تیسری سطر ہو گی "کما ضیعت حق اللّٰہ فائیس الیوم من رحمت اللّٰہ" جیسے تو نے اللہ تعالیٰ کا حق ضائع کر دیا۔ آج کے دن اللہ کی رحمت سے ناامید ہو جا۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جب قیامت کے دن بے نماز بندے کو اللہ تعالیٰ کے دربار میں لایا جائے گا۔ تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں لے جانے کا حکم دیں گے۔ وہ بندہ پوچھے یا اللہ یہ کیوں؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ اس لیے کہ تو نے نمازوں کو اپنے اوقات سے مؤخر کر دیا۔ اور میری جھوٹی قسمیں اٹھائیں۔

اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے۔ آپؐ نے صحابہ کرامؓ کے سامنے دعا کی "اے اللہ ہم میں سے کسی کو بدبخت اور محروم نہ بنا" پھر فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ بدبخت محروم کون ہے؟ پوچھا یا رسول اللہ آپ فرمائیے کون ہے؟ آپ نے فرمایا بے نماز!

اور یہ بھی روایت ہے کہ قیامت کے دن سب سے پہلے بے نمازوں کے چہرے سیاہ کیے جائیں گے اور جہنم میں ایک وادی ہے جس کو ملسم کہا جاتا ہے۔ اس میں ایسے سانپ ہیں کہ ہر سانپ اونٹ کی گردن جتنا موٹا ہے۔ اس کی لمبائی ایک ماہ کی مسافت جتنی ہے۔ وہ بے نماز کو ڈسے گا۔ تو اس کا زہر بے نماز کے جسم میں ۷۰ سال تک کھولتا رہے گا۔ پھر اس کے جسم کا گوشت جھڑنا شروع ہو جائے گا۔

حکایت

روایت کیا گیا ہے کہ بنی اسرائیل کی ایک عورت حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئی اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نے ایک بڑا گناہ کیا ہے۔ اور میں نے اس پر توبہ کی ہے آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بخش دیں۔ اور مجھ پر رجوع فرمائیں موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا تو نے کیا گناہ کیا ہے؟ اس نے کہا میں نے بدکاری کی۔ پھر جب بچہ پیدا ہوا تو میں نے اس کو قتل کر دیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اٹھ جا اے فاجرہ کہیں آسمان سے آگ نہ نازل ہو جائے اور ہم بھی تیری نحوست کی وجہ سے جل جائیں۔ وہ آپ کے پاس سے شکستہ خاطر ہو کر چل پڑی پھر جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا اے موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ دریافت فرماتے ہیں کہ آپ نے توبہ کرنے والی عورت کو کیوں واپس لوٹا دیا؟ اسے موسیٰ علیہ السلام کیا آپ نے اس سے زیادہ شریر نہیں دیکھا؟ موسیٰ علیہ السلام نے حضرت جبریلؑ سے پوچھا کہ اس سے زیادہ گنہگار (شر والا) کون ہے؟ آپ نے فرمایا جان بوجھ کر نماز ترک کرنے والا۔

دوسری حکایت

کسی بزرگ سے منقول ہے کہ ان کی بہن کا انتقال ہو گیا اور اسے قبر میں اتارتے وقت ان کا بٹوہ جس میں رقم تھی قبر میں گر گیا۔ گھر واپس آئے تو بٹوہ کا خیال آیا۔ پھر واپس پلٹے اور لوگوں کے وہاں سے چلے جانے کے بعد قبر کھودی تاکہ بٹوہ نکال سکیں۔ مگر دیکھا کہ قبر میں آگ بھڑک رہی ہے انہوں نے اس طرح مٹی اوپر ڈال دی اور غمزدہ ہو کر روتے ہوئے اپنی والدہ کے گھر پہنچے اور پوچھا اماں جان مجھے بتایئے میری بہن کیسی تھی اور اس کے عمل کیسے تھے؟ ماں نے دریافت کیا بیٹا تم یہ کیوں پوچھتے ہو بتایا کہ میں نے اس کی قبر میں آگ بھڑکتے دیکھی ہے۔ ماں یہ سن کر رو پڑی اور کہا بیٹا تیری بہن نماز میں سستی کیا کرتی تھی۔ پس جب یہ حال نماز میں سستی کرنے والے کا ہے تو اس کا حال کیا ہو گا۔ جو بالکل نماز نہیں پڑھتا۔ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں نماز باوقت پڑھنے کی پابندی کی توفیق دے۔

چیئرمین بھٹو وضاحت کریں

قادیانی ماہنامہ الفرقان ربوہ نے جون ۷۳ء کے شمارہ میں پاکستان پیپلز پارٹی کے سندھ سے روزنامہ "ھلال پاکستان" کے ۱۲ مئی ۷۳ء کے اداریہ کے کچھ اقتباسات اردو میں شائع کیے ہیں ہم انہیں من و عن نقل کرتے ہوئے پاکستان پیپلز پارٹی کے چیئرمین جناب ذوالفقار علی بھٹو سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اس بات کی وضاحت کریں کہ ان کی پارٹی کے روزنامہ نے اداریہ میں جن خیالات کا اظہار کیا ہے کیا وہ بحیثیت چیئرمین ان سے متفق ہیں؟ اور کیا یہ پیپلز پارٹی کا جماعتی موقف ہے؟ یہ وضاحت جلد از جلد ہونی چاہیے تاکہ پاکستان کے عوام پیپلز پارٹی کی طرف سے قادیانیوں کے مذکورہ کھلم کھلا دفاع کے پیش نظر اپنا موقف متعین کر سکیں۔ (ادارہ)

نوٹ اس شر انگیز اور مغالطہ آفرین اداریہ پر مدیر ترجمان اسلام کا تفصیلی تبصرہ آئندہ شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں

خطرناک فتنہ

سیاسی مولویوں نے ایک اور فتنہ کھڑا کیا ہے پہلے ہی ملک میں فتنوں کی کمی نہیں تھی اور ہمیشہ ہی "ان کا اسلام" خطرے میں رہتا ہے چنانچہ مولویوں کا یہ نیا فتنہ بھی قابل مذمت سمجھا جائے گا جو یہ ہے کہ انہوں نے "قادیانیوں کو پاکستان کی اقلیت قرار دیکر مسلمانوں سے ہی خارج کر دیا جائے" ایسے پوسٹر "تحفظ ختم نبوت" کے نام سے شہر میں لگائے گئیں اور (دوسرے) مسلمانوں کو قادیانیوں کے خلاف خوب بھڑکایا گیا ہے۔ اس نازک وقت میں جبکہ صدر بھٹو کی زیر قیادت ملک کی اندرونی و بیرونی حالتیں بہت زیادہ بہتر ہوتی ہیں سیاسی اور اقتصادی معاملات اور مسائل خوبی سے حل ہو رہے ہیں...... مولویوں کی ذہنیت اظہر من الشمس ہے وہ مسلمانوں کو آپس میں لڑا کر ایسی حالت بنانا چاہتے ہیں۔ جس سے جمہوریت کا خاتمہ ہو جائے اور ملک پر آمریت مسلط ہو جائے۔ ظاہر ہے آمریت میں مولویوں کو فائدہ ہی فائدہ ہے

چنانچہ یہ مُدّعی ہیں جن کی فتنہ و فساد والی ذہنیت نے نہ صرف پاکستان بلکہ عالم اسلام کو غیر ملکی طاقت کے آگے کمزور کر کے جھکا دیا جبھی تو شاعر مشرق علامہ اقبال مرحوم کا مولویوں سے متعلق یہ نظریہ رہا ہے کہ ؎

دین کافر فکر و تدبیر و جہاد
دین مُلّا فی سبیل اللہ فساد

یہ مولوی ہی تھے جنہوں نے منصور کو سولی پر لٹکایا اور مسلمان مفکروں کی زبانیں اور انگلیاں کٹوا دیں۔ ان مولویوں کی فتنہ انگیزی کے واقعات تاریخ اسلام میں برابر موجود ہیں سوال یہ ہے کہ موجودہ وقت میں قادیانیوں کو مسلمانوں میں سے خارج کرنے اور اقلیت قرار دینے کی کیا ضرورت تھی ایسا کرنے سے اسلام پاکستان کی کونسی خدمت سرانجام دی جا سکتی ہے؟ البتہ مسلمانوں کے اندر زیادہ نفاق پھوٹ پیدا ہو گی کشیدگی بڑھے گی فساد ہونگے۔ گولیاں چلیں گی۔

ہم کو یاد ہے کہ قیام پاکستان کے پہلے سالوں میں جب مرکز میں خواجہ ناظم الدین کی حکومت تھی پنجاب کے وزیر اعلیٰ میاں ممتاز دولتانہ تھے تب پنجاب میں احراری جماعت (کانگریس کی ہمنوا) نے ختم نبوت کے نام پر فتنہ پیدا کیا تھا۔ اور قادیانیوں کو الگ اقلیتی قوم قرار دینے اور اسلام سے خارج کرنے کی تحریک چلائی تھی۔ اس فتنہ نے لاہور میں خونریز فساد کرائے مارشل لاء لگوایا اور بہت سے مسلمان موت کا شکار ہوئے اب اب پھر وہی فتنہ آزاد کشمیر اور ملتان سے شروع ہوا ہے۔ جس کو ہم پاکستان دشمن طاقتوں کا اشارہ سمجھتے ہیں بڑی طاقتیں جو کہ حزب مخالف سیاسی پارٹیوں کی مدد کر رہی ہیں اب مذہبی جذبہ پیدا کر کے مسلمانوں میں کشیدگی پیدا کر رہی ہیں اس وقت کے حالات کے پیش نظر ہم اس فتنہ کو خطرناک قرار دیتے ہیں اور ہمارا مطالبہ ہے کہ مرکزی حکومت اس فتنہ کو آگے بڑھنے سے روکنے کے لیے تدابیر اختیار کرے اور موثر قدم اٹھائے

(روزنامہ ھلال پاکستان سکھر ۱۲ مئی ۱۹۷۳ء بحوالہ الفرقان ربوہ جون ۱۹۷۳ء)